Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

شمارہ 09

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

17 ربیع الثانی 1434 ہجری قمری 28 تبلیغ 1392 ہش 28 فروری 2013ء

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

”طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے“

(بخاری کتاب الادب الحذر عن الغضب)

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور اپنے پیرو کو زندگی بخشتا ہے۔ وہی ہے جو اِسی دنیا میں ہمیں خدا دکھلا دیتا ہے۔ اِس کی برکت سے ہم وحی الٰہی پاتے ہیں اور اِس کی برکت سے بڑے بڑے نشان ہم سے ظاہر ہوتے ہیں۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام

”اب پھر ہم پہلے کلام کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ نجات کا سرچشمہ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں محبت اور معرفت ہے۔ اور معرفت ایک ایسی چیز ہے کہ جس قدر معرفت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر محبت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ محبت کے جوش مارنے کا باعث حسن یا احسان ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہیں جن کی وجہ سے محبت جوش مارتی ہے۔ پس جبکہ انسان کو خدا تعالیٰ کے حسن اور احسان کا علم ہوتا ہے اور وہ اس بات کا مشاہدہ کر لیتا ہے کہ وہ ہمارا خدا اپنی نامحدود ذاتی خوبیوں کی وجہ سے کیسا حسین ہے۔ اور پھر کس طرح پر اس کے لامتناہی احسان ہم پر احاطہ کر رہے ہیں تو اس علم کے بعد بالطبع انسان کی وہ محبت جو ازل سے اس کی فطرت میں مرکوز ہے جوش مارتی ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ سب سے زیادہ جمال باکمال سے متّصف اور متواتر احسان اور فیضان کی صفت سے موصوف ہے ایسا ہی بندہ جو اس کا طالب ہے بعد معرفت ان صفات کے اس سے ایسی محبت کرتا ہے [1] کہ کسی کو اس کا ثانی نہیں سمجھتا۔ تب نہ صرف زبان بلکہ عملی طور پر اس کو واحد لاشریک جانتا ہے اور اس کی خوبیوں اور اخلاق کا عاشق ہو جاتا ہے۔ اور گو محبت الٰہی کا تخم ازل سے انسان کی سرشت میں رکھا گیا تھا مگر اس تخم کی آب پاشی معرفت ہی کرتی ہے۔ کیونکہ کوئی محبوب بجز معرفت کے اور بجز تجلّیاتِ حسن و جمال اور اخلاق اور وصال کے کسی عاشق کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا۔ اور جب معرفت تامّہ حاصل ہو جاتی ہے تبھی وہ وقت آتا ہے کہ محبت الٰہی کا ایک چمکتا ہوا شعلہ انسان کے دل پر گرتا ہے اور یک دفعہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف کھینچ لیتا ہے۔ تب انسانی رُوح محبوبِ ازلی کے آستانہ پر عاشقانہ انکسار کے ساتھ گِرتی ہے اور حضرتِ احدیت کے دریائے ناپیدا کنار میں غوطہ لگا کر ایسی پاک وصاف ہو جاتی ہے کہ تمام سفلی کثافتیں دُور ہو جاتی ہیں اور ایک نورانی تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ تب وہ رُوح ناپاک باتوں سے ایسی نفرت کرتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کو نفرت ہے اور خدا کی رضا اس کی رضا ہو جاتی ہے اور خدا کی خوشنودی اس کی خوشنودی ہو جاتی ہے۔

لیکن جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں اس اعلیٰ درجہ کی محبت کے جوش مارنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ سالک جو خدا تعالیٰ کی طلب میں ہے خدا کے حسن اور احسان پر بخوبی اطلاع پاوے۔ اور درحقیقت اس کے دل میں ذہن نشین ہو جائے کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں وہ خوبیاں اور حسن اور جمال رکھتا ہے کہ جن کی کوئی انتہاء نہیں۔ اور ایسا ہی اس قدر اس کے احسان ہیں اور اس قدر احسان کرنے کے لئے وہ تیار ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن ہی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کامل معرفت کا سامان اس اُمّت کو کامل طور پر دیا گیا ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی خوبیوں کے بیان کرنے میں اُس کی جناب میں شرمندہ نہیں ہیں [2] اور جہاں تک خوبی تصور میں آسکتی ہے ہم وہ تمام خوبیاں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات میں مانتے ہیں۔ نہ ہم آریوں کی طرح یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کسی رُوح یا کسی ذرّہ کے پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ اور نہ ان کی طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ ایسا بخیل ہے کہ نجات ابدی کسی کو دینا نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ دینے پر قادر نہیں۔ اور نہ ہم آریہ سماج والوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کا دروازہ بند ہے۔ اور نہ ہم ان کی طرح یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا سخت دل ہے کہ کسی بندہ کی توبہ قبول نہیں کرتا اور ایک گناہ کیلئے کروڑ ہا جونوں میں ڈالتا رہتا ہے۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ توبہ قبول کرنے پر قادر نہیں اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا ایسا خدا ہے کہ وہ کسی زمانہ میں مر بھی گیا تھا۔ اور یہودیوں کے ہاتھ میں گرفتار بھی ہوا اور زندان میں بھی داخل کیا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ اور وہ ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور اس کے اور بھائی بھی تھے۔ اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح نعوذ باللہ یہ کہتے ہیں کہ وہ تین دن کیلئے گناہوں کا بھار اُتارنے کیلئے دوزخ میں بھی گیا تھا۔ اور وہ اپنے بندوں کو نجات نہیں دے سکتا تھا۔ جب تک آپ ان کے عوض نہ مرتا اور تین دن کیلئے دوزخ میں نہ جاتا۔ اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی اور الہام پر مہر لگ گئی ہے اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ہمیں تمام نبیوں کی متفرق نعمتوں کا وارث ٹھہراتا ہے اور اس امت کو خیر الامم قرار دیتا ہے“۔

[1] جیسا کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں معرفت تامہ جناب الٰہی کی بجز وحی الٰہی اور مکالمہ اور مخاطبہ حضرت احدیّت اور ایسے عظیم الشان نشانوں کے جو وحی الٰہی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں اور خدا تعالیٰ کی اس قدرت پر دلالت کریں جو اس کی الوہیت اور جبروت کا کھلا کھلا نشان ہو حاصل نہیں ہو سکتی وہی معرفت ہے جس کیلئے حق کے طالب بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں۔ وہی معرفت ہے جس کے پانے کے بغیر وہ مر ہی جاتے ہیں۔ پس کیا وہ معرفت اسلام میں موجود نہیں۔ اور کیا اسلام ایک خشک اور مُردہ مذہب ہے۔ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ بلکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور اپنے پیرو کو زندگی بخشتا ہے۔ وہی ہے جو اسی دنیا میں ہمیں خدا دکھلا دیتا ہے اس کی برکت سے ہم وحی الٰہی پاتے ہیں اور اس کی برکت سے بڑے بڑے نشان ہم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب مر گئے۔ ان میں کچھ بھی برکت اور روشنی نہیں۔ ان کے ذریعہ سے ہم خدا کے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتے۔ ان کے ذریعہ ہم خدا کے معجزانہ کام نہیں دیکھ سکتے۔ کوئی ہے! جو ان برکات میں ہمارا مقابلہ کرے۔ منہ

[2] ایک عیسائی یہ بات کہہ کر کہ اس کا خدا کسی زمانہ میں تین دن تک مرا رہا تھا کس درجہ اندر ہی اندر اپنے اس قول سے ندامت اٹھاتا ہے اور کس قدر خود رُوح اس کی اُسے ملزم کرتی ہے کہ کیا خدا بھی مرا کرتا ہے۔ اور جو ایک مرتبہ مر چکا اس پر کیونکر بھروسہ کیا جائے کہ پھر نہیں مرے گا۔ پس ایسے خدا کی زندگی پر کوئی دلیل نہیں بلکہ کیا معلوم کہ شاید مر ہی گیا ہو۔ کیونکہ اب زندوں کے اُس میں آثار نہیں پائے جاتے۔ وہ اپنے خدا خدا کرنے والوں کو کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ کوئی معجزانہ کلام نہیں دکھلا سکتا۔ پس یقیناً سمجھو کہ وہ خدا مر گیا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔ رہے آریہ سماج والے۔ سو ان کی رُوحوں کا تو کوئی خدا ہی نہیں۔ وہ خود بخود قدیم سے چلی آتی اور انادی ہیں۔ منہ (چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 384 تا 387 مطبوعہ لندن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تمباکو نوشی چھوڑنا ممکن ہے!

کینسر کا پیش خیمہ۔ علاج و حل (قسط: دوم)

قارئین کرام! گزشتہ قسط میں ہم تمباکو نوشی سے ہونے والے نقصانات اور حکومتوں کی جانب سے کی جانے والی مختلف کارروائیوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ آیئے اب تمباکو نوشی کے متعلق اسلامی نقطہ نظر سے دیکھیں۔

ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام دین کامل ہے جس نے انسان کی زندگی کا مقصد رضائے باری تعالیٰ قرار دیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے راہ میں آنے والے مصائب اور رکاوٹوں کا اسلام نے خاتمہ کرنے کے طریقے بیان کیے ہیں، جن پر چل کر کوئی بھی انسان اپنی منزل مقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔ منزل مقصود کی طرف گامزن انسان کو اسلام نے ہر قسم کی لغویات سے منع کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کی یہ شان بیان فرمائی ہے۔ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ یعنی وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں پس ایک مومن کی شان نہیں ہے کہ وہ تمباکو نوشی کرے۔ لغو عمل میں پڑ کر اپنی منزل مقصود سے دور جا پڑے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ ''اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو غیر متعلقہ ہو وہ چھوڑ دیا جائے۔''

(جامع الترمذی ابواب الزھد)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام تمباکو نوشی کے نقصانات کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ:

''یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے'' (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۷۵۔۱۷۶)

''تمباکو کو مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان یہ ہے کہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے۔ اور اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہ کیلئے کبھی پسند نہ فرماتے۔''

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ صفحہ ۷)

ایک اور موقعہ پر فرمایا: ''ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا۔ اس کو آپ نے سنا فرمایا کہ:

''اصل میں ہم جس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔'' فرمایا اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے(.....) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے'' (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۱۰)

اسی طرح اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا ہے اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۔۷۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت حاجی مولانا نورالدین صاحبؓ سے ایک مرتبہ کسی دوست نے سوال کیا: سوال: تمباکو پینا کیسا ہے؟

جواب: ''تمباکو پینا'' فضول خرچی میں داخل ہے۔ کم از کم آٹھ آنے ماہوار کا تمباکو روز شخص پیئے سال میں چھ روپے اور ۱۶۔۱۷ سال میں ایک صد روپے ضائع کرتا ہے۔ ابتداء تمباکو نوشی کی عموماً بری مجلس سے ہوتی ہے۔'' (بدر ۱۶ مئی ۱۹۱۲ صفحہ ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

''میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حُقّہ بہت بری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہئے۔'' (منہاج الطالبین صفحہ ۱۳)

پھر فرمایا: ''اس وقت ضمناً کہہ دینا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ حُقّہ بہت گندی چیز ہے۔ اسی طرح دوسرے نشے بھی سخت مضر ہیں ان کو ترک کر دینا چاہئے۔''

(منہاج الطالبین صفحہ ۴۔۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مزید فرماتے ہیں:

''طلبا کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر دین کی روح پیدا کریں میں نے ایک بار توجہ دلائی تھی تو اس کا بہت اثر ہوا تھا بعض طلباء جو داڑھیاں منڈواتے تھے انہوں نے رکھ لیں۔ بعض سگریٹ پیتے تھے انہوں نے چھوڑ دیئے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے پھر یہ وبائیں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس میں پھر انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح آپ کریں۔'' (الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۳۰ صفحہ ۷)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ تمباکو نوشی کے متعلق فرماتے ہیں:

الف: تمباکو کے استعمال میں ایک خفیف قسم کے خمار یا سکر کی آمیزش ہے۔ اس لئے خواہ تھوڑے پیمانہ پر ہی سہی مگر بہرحال وہ اپنی اصل کے لحاظ سے ان نقصانات سے حصہ پاتا ہے جو شراب کے تعلق میں آپ نے بیان کئے ہیں۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے خواہ وہ حقہ اور سگریٹ کی صورت میں ہو یا زردہ اور نسوار کی صورت میں، انسان کو بسا اوقات ایسی مجالس یا صحبت یا سوسائٹی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو دینی یا اخلاقی لحاظ سے اچھی نہیں ہوتی۔

(ج) تمباکو کے استعمال سے اوقات کو بے کار طور پر گزارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

(د) حقہ اور سگریٹ کے استعمال سے منہ میں ایک طرح کی بو پیدا ہوتی ہے........ بُو خدا کی رحمت کے فرشتوں کو بہت ہی ناپسند ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بو کی حالت میں مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تمباکو کی مذمت میں فرمایا ہے کہ حقہ اور سگریٹ نوش اعلیٰ الہام سے محروم رہتا ہے۔ اسی طرح یہ نقص ایک اہم دینی اور اخلاقی نقص بن جاتا ہے۔ (ھ) تمباکو کے استعمال سے طبی اصول کے ماتحت قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت نقصان دہ ہے کیونکہ ایسا شخص نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھاتا ہے۔

(مضامین بشیر جلد ا صفحہ ۲۸۶۔۲۸۷)

اسلامی نقطہ نگاہ سے تمباکو بے فائدہ اور لغو چیز ہے بلکہ ضرر رساں چیز ہے۔ ایک حقیقی مومن کو جلد از جلد اس لغو فعل کو چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر کوئی شخص تمباکو نوشی کرتا ہے اور اپنی اس لغو اور مضر عادت کو چھوڑنا چاہتا ہے تو حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ اسے وہ ترک کر سکتا ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے افیون یا کوکین کی طرح تمباکو کی لت نہیں پڑتی۔ یہ انسان کے جسم میں دیگر نشوں کی طرح رچتا بستا نہیں ہے بلکہ تمباکو کی طلب محض برائے طلب ہوتی ہے۔ تمباکو نوشی کوئی خاص مزہ اور سواد نہیں ہے بلکہ حقیقتاً یہ بدمزہ اور تلخ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس سے اتفاق نہیں کرتے تو ذرا وہ وقت یاد کریں جب کسی انسان نے اپنی زندگی کا پہلا سگریٹ جلایا تھا۔ کیا اُس وقت دھواں دار کڑواہٹ نے کوئی لطف دیا تھا؟

تمباکو نوشی کو ترک کرنا ممکن ہے۔ اس کا علاج قوت ارادی اور قوت ایمان میں مضمر ہے۔ ایک انسان کی قوت ارادی جتنی زیادہ ہوگی اسی قدر وہ اس میں کامیاب ہوگا۔ ایک موقع پر کسی دوست نے حقہ نوشی ترک کرنے کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا:

''ایک دوست پوچھتے ہیں کہ حقہ چھوڑنے کی ترکیب بتاؤ۔ حقہ کی نسبت افیون چھوڑنے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے ایک دوست تھے جنہوں نے بہت سال افیون کھائی جب وہ چھوڑنے لگے تو ڈاکٹر نے کہا اگر چھوڑ دو گے تو مر جاؤ گے مگر انہوں نے چھوڑ دی اس پر چند دن انہیں تکلیف رہی۔ مگر پھر ان کی صحت اچھی ہو گئی ۔۔۔ اس وقت مضمون خراب کیے بغیر جو بتا سکتا ہوں وہ یہی ہے کہ چھوڑ دو۔''

(منہاج الطالبین صفحہ ۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمباکو نوشی ترک کرنے کا علاج ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

''انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آ رہے ہوتے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ منع کرتا ہوں اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض روایات کا تذکرہ جوان کے رؤیاء وکشوف کے بارہ میں ہیں۔ جو اصل میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہیں یا ایمان اور یقین میں بڑھانے کے لئے ہیں۔

ان کے بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمارے اندر بھی وہ ایمان اور یقین پیدا ہو، وہ تعلق باللہ پیدا ہو اور ہم لوگ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے سچے تعلق کو قائم کرنے والے بن جائیں جس کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں تشریف لائے تھے۔

احمدیوں کے حالات پاکستان میں تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اندازہ ہی نہیں ہے۔

ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہی ہمارا فرض ہے۔ اس بارہ میں ہماری طرف سے کبھی کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

لاہور میں ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں بعض شرپسندوں کی طرف سے 120 قبروں کی بے حرمتی کی واردات۔ قبروں کے کتبے بھی توڑ دیئے گئے۔ بظاہر شواہد یہی نظر آتے ہیں کہ اس میں پولیس کا بھی ہاتھ ہے۔

کوئٹہ میں ایک اور شہادت۔ اللہ تعالیٰ جلد تر دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ جماعت کو دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7؍دسمبر 2012ء بمطابق 7؍فتح 1391 ہجری شمسی بمقام ہیمبرگ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 28 دسمبر 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مَیں نے کچھ عرصہ سے وقتاً فوقتاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات کا بیان شروع کیا ہوا ہے۔ پہلے تو مجموعی روایات شروع میں لی تھیں۔ پھر خیال آیا کہ مختلف عناوین کے تحت بیان کروں۔ سو یہ سلسلہ گزشتہ کئی ماہ سے بلکہ سال سے زیادہ عرصہ سے چل رہا ہے۔ آج بھی مَیں اس کے تحت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ روایات جوان کی اپنی رؤیا وکشوف کے بارے میں ہیں، وہ بیان کروں گا۔ جو اصل میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہیں۔ یا ایمان اور یقین میں بڑھانے کے لئے ہیں اور بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمارے اندر بھی وہ ایمان اور یقین پیدا ہو، وہ تعلق باللہ پیدا ہو اور ہم لوگ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے سچے تعلق کو قائم کرنے والے بن جائیں جس کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں تشریف لائے تھے۔ کیونکہ مختلف رنگ میں یہ روایات بیان ہورہی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ مختلف جگہوں میں بیان ہوئی ہیں اس لئے عموماً میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ دوبارہ بیان نہ ہوں، چیک تو کروایا جاتا ہے لیکن بہرحال بعض ہوسکتا ہے دوبارہ بھی آجائیں۔

پہلی روایت حضرت سردار کرم داد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور اُسی سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا۔ وہ اس طرح کہ ایک سڑک ہے جس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مل کر ٹہلتے آرہے ہیں۔ بندہ سامنے سے آرہا ہے۔ (یعنی یہ کہتے ہیں مَیں اُن کے سامنے سے آرہا ہوں) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مخاطب کر کے انگلی کا اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے، یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ تین دفعہ حضور نے فرمایا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے 1902ء میں بمقام قادیان دارالامان جبکہ چھوٹی مسجد ہوا کرتی تھی (مسجد مبارک جبکہ چھوٹی مسجد تھی) بیعت کی تو اسی حلیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پایا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 1 روایت حضرت سردار کرم داد خان صاحبؓ)

پھر حضرت کریم الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1896ء میں بیعت کی اور اُسی سال ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں کہ 1896ء کے تقریباً نصف حصہ میں بذریعہ خواب بندہ کو (یعنی کہ ان کو اُس سال کے مئی جون کے قریب) خواب میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت جبکہ حضور اونٹنی پر سوار تھے، ہوئی۔ (خواب میں دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اونٹنی پر سوار تشریف لا رہے ہیں) کہتے ہیں پھر بندہ کو حضور کی زیارت بصورت اکیلے ہونے کے جبکہ ایک ایسے کھیت میں سے گزر رہے تھے جو کہ تازہ تازہ جوتا گیا تھا اور جس میں مٹی کے ابھی بڑے بڑے ڈھیلے تھے اور حضور اس میں سے میری طرف کو آرہے تھے، ہوئی۔ (یعنی یہ بھی خواب بیان کررہے ہیں) اور حضور نے بڑے تپاک اور محبت سے بندہ سے مصافحہ کیا اور بندہ اس حالت میں بہت خوش ہوا۔ خواب ہی میں اس سے پہلے ایک نقشبند پیر سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور اس پیر نے میرے ہاتھ کو پرے ہٹا کر کہا کہ چل بے دین۔ (حالانکہ سلام کرنے کا اسلام کا حکم ہے۔ بہرحال اس نے بے دین کہہ کر سلام نہیں کیا۔) کہتے ہیں اس کے بعد حضور سے ملاقات ہوئی اور حضور بڑے تپاک سے ملے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 38 روایت حضرت کریم الدین صاحبؓ)

حضرت کریم الدین صاحبؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ چوہدری نبی بخش صاحب حوالدار پولیس کو جو کہ حضور سے شرفِ بیعت حاصل کر چکے تھے، الہام ہوتا ہے۔ (خواب میں ان کو بتایا گیا، یہ پولیس کے حوالدار جو ہیں، ان کو الہام ہوتا ہے۔ یہ آجکل کی پولیس نہیں ہے پاکستان کی یا ہندوستان کی جن کو سوائے رشوت کے اور بے ایمانی کے اور کچھ نہیں آتا۔ یہ اُس زمانے کے لوگ تھے جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا۔ تو کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کو الہام ہوتا ہے۔) کہتے ہیں یہ خواب مَیں نے اپنے ایک دوست سید محمد علی شاہ صاحب کو سنائی۔ اور انہوں نے کہا یونہی سر نہ کھاؤ۔ لیکن جب میں صبح کی

نماز پڑھ کر مسجد سے واپس آیا اور سورج نکل رہا تھا تو سید مولوی محمد علی شاہ صاحب مرحوم اور چوہدری نبی بخش صاحب کچھ الفاظ جو چوہدری صاحب نے کاغذ پر رات کو لکھے ہوئے تھے اور ادھر اُدھر اوپر نیچے تھے اور بے ترتیب تھے، ان کو ترتیب دے رہے تھے۔ (سید محمد علی شاہ صاحب نے ان سے تو یہی کہا کہ یونہی میرا دماغ نہ کھاؤ۔ کوئی الہام شلہام نہیں ہوتا چوہدری صاحب کو۔ لیکن کہتے ہیں نماز سے مَیں واپس آ رہا تھا تو چوہدری نبی بخش صاحب بھی اور محمد علی شاہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپس میں ان کا تعلق تھا اور کچھ کاغذوں کو ترتیب دے رہے تھے۔ تو کہتے ہیں مجھے شک پڑا کہ یہ رات کے کوئی الہامات ہیں یا ویسے الہامات ہیں جن کو ترتیب دے رہے ہیں)۔ تو مَیں نے اُن سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ سر نہ کھاؤ (پہلے جب مَیں نے اس طرح بات کی تھی۔) اب بتاؤ یہ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چونکہ لوگ مذاق کرتے ہیں، مخول کرتے ہیں، اس واسطے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اُسی وقت سے مجھے خیال آیا جبکہ حضور کے مریدین کو الہام ہوتے ہیں تو ضرور حضرت مسیح موعود سچے ہیں۔ اُس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی۔ مَیں نے حضور کی کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی مجھے اس وقت تحقیق کا مادہ تھا کیونکہ میں بچہ ہی تھا اور دینی تعلیم بھی میری کوئی نہیں تھی۔ صرف قرآنِ کریم ناظرہ بے ترجمہ پڑھا تھا اور اُس وقت میری دنیاوی تعلیم صرف نارمل پاس تھی۔ (میرا خیال ہے آٹھویں پاس کہنا چاہتے ہیں) اور مَیں قلعہ صوبہ سنگھ میں نائب مدرس تھا۔ پھر ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ماہ کاتک (میرا خیال ہے ستمبر اکتوبر کا مہینہ ہے) مَیں فوت ہو جاؤں گا۔ مَیں انتظار کرتا رہا۔ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں ضرور کاتک میں (پنجابی مہینہ ہے) فوت ہو جاؤں گا۔ کیونکہ اس سے پہلے جو خوابیں مجھے آئیں وہ پوری ہو گئی تھیں، اس لئے مجھے یقین تھا کہ پہلی خوابیں پوری ہوتی رہی ہیں تو یہ بھی پوری ہوگی اور زیادہ سے زیادہ ستمبر اکتوبر تک میری زندگی ہے۔ لیکن کہتے ہیں کاتک گزر گیا اور میں نے محمد علی شاہ صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ آپ تو کتابیں ہی پڑھتے رہیں گے اور آپ کی تسلی ہوگی۔ (محمد علی شاہ صاحب کا چوہدری نبی بخش صاحب کے ساتھ تعلق تھا، اُن کے الہامات کا بھی پتہ تھا کہ ہوتے ہیں، لیکن انہوں نے شاید اُس وقت تک بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متأثر تھے اور آپ کی کتب پڑھا کرتے تھے۔ تو کہتے ہیں میں نے اُن کو کہا آپ تو کتابیں پڑھتے رہیں گے اور پتہ نہیں آپ کی تسلی کب ہونی ہے لیکن مَیں تو آپ سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر آؤں گا)۔ چنانچہ کہتے ہیں مَیں وہاں سے پیدل ہی چل پڑا اور قادیان پہنچا۔ جب مَیں یہاں آیا تو مَیں کئی دن ادھر اُدھر پھرتا رہا۔ ایک دن مَیں نے حکیم فضل دین صاحب بھیروی سے ذکر کیا کہ مَیں نے حضور کی بیعت کرنی ہے۔ تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ مَیں نے سمجھا کہ یونہی لڑکا اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ حکیم صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں میری بیعت کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت اقدس نے منظور فرمایا اور اپنے ہاتھ میں میرا ہاتھ لے کر صرف مجھ اکیلے ہی کو شرفِ بیعت عطا فرمایا۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو جیسا کہ خوابوں میں دیکھا تھا، آ کر بعینہٖ ویسا ہی پایا۔ یہ خداوند تعالیٰ کی خاص موہبت عظمیٰ ہے جو کہ مجھ پر ہوئی ورنہ معلوم نہیں میری کیا حالت ہوتی اور میرا نام اصحابِ بدر میں نمبر اڑسٹھ یا انہتر پر جو کہ ضمیمہ انجامِ آتھم میں فہرست دی گئی ہے، لکھا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 38 تا 40 روایت حضرت کریم الدین صاحبؓ)

یہ انہتر نمبر ((69 پر ان کا نام وہاں، ضمیمہ انجامِ آتھم میں لکھا گیا ہے۔

پھر حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1900ء میں بیعت کی اور 1905ء میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں میں ماہل پور ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا ہوں۔ جس وقت چاند اور سورج کو گرہن لگا اُس وقت میری عمر قریباً دس بارہ برس تھی اور اُس وقت مَیں نے اپنے استاد کے ساتھ قرآنِ کریم اور نوافل بھی پڑھے تھے۔ 1897ء یا 1898 میں ہمارے گاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پہنچ گیا تھا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں حضرت مہدی علیہ السلام آ گئے ہیں۔ یہ ذکر شیخ شہاب الدین صاحب کی معرفت پہنچا تھا۔ دو تین سال باہم تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ سن 1900ء کے قریب اس عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں قادیان میں دیکھا۔ اگرچہ میں خود قادیان نہیں آیا تھا۔ اُس خواب سے میری تسلی ہوگئی۔ (پہلے قادیان کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن قادیان خواب میں دیکھا۔ خواب سے تسلی ہوگئی) اور سوچا کہ جتنی جلدی ہو سکے بیعت کر لوں۔ کہتے ہیں میں ایک پیسے کا کارڈ لے کر قاضی شاہ دین صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ چونکہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر لی ہے اور اُس کے متعلق تسلی ہوگئی ہے اس لئے میرا بیعت کا خط لکھ دو اور انگوٹھا لگوا لو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ٹھہرو، چند دن کے بعد بیعت کنندگان کی فہرست بنا کر بھیجیں گے۔ کہتے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے قریباً چالیس آدمیوں کی فہرست بنا کر بھیجی گئی جنہوں نے بیعت کی تھی جس میں میرا نام بھی تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 49 روایت حضرت میاں اللہ دتہ صاحبؓ)

حضرت دین محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں 1902ء میں پیچش اور بخار سے بیمار ہو گیا۔ اُن دنوں میں میرے والد صاحب کلکتہ میں محنت مزدوری کے لئے گئے ہوئے تھے۔ میں خواب میں قادیان آ گیا۔ پہلے میں نے قادیان کا کبھی خیال بھی نہیں کیا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے، اُس میں نیچے ٹاٹ بچھا ہوا ہے۔ آگے چاروں طرف چار طاقیاں ہیں (یعنی طاقچے بنے ہوئے ہیں۔ دیوار کے اندر ایک جگہ رکھنے کے لئے بنی ہوتی تھی) ہر طاقی میں ایک دوات ہے۔ حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں ٹہل رہے ہیں اور کوئی مضمون لکھ رہے ہیں۔ جس طاقی کی طرف جاتے ہیں وہاں سے ہی قلم بھر لیتے ہیں۔ مَیں دروازہ پر جا کر کہتا ہوں کہ السلام علیکم۔ حضور نے فرمایا وعلیکم السلام آؤ بیٹا تم آئے۔ مَیں نے کہا حضور یونہی آیا ہوں۔ فرمایا تم پرسوں کو راضی ہو جاؤ گے۔ (یہ خواب بتا رہے ہیں) تمہارا والد بہت لوگوں کے بس میں ہے وہ تم کو روپے بھیجے گا۔ صبح اُٹھتے ہی یہ خواب مَیں نے اپنے محترم و مکرم و محسن استاد حضرت سید بہاول شاہ صاحب کو سنایا۔ انہوں نے میرے کہنے سے دوسرے دن بیعت کا خط لکھ دیا۔ جو اب موجود و محفوظ ہے۔ (جب یہ بیان کر رہے تھے اُس وقت تک خط ان کے پاس تھا۔) کہتے ہیں دوسرے دن پھر خواب میں قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ پہلی ہی طرح حضور نے فرمایا۔ آؤ تم آئے۔ مَیں نے عرض کیا حضور یونہی آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کے ایک لڑکا ہوگا۔ وہ ایسا لڑکا ہوگا جو آپ کے کنبہ میں کبھی نہیں ہوا۔ اُس کی ایک ران پر سیاہ داغ ہوگا۔ پھر مَیں نے یہ خواب بھی حضرت شاہ صاحب کو سنایا۔ غرض پہلے خواب کو جب تین دن ہوئے تو میں اب تندرست ہو گیا۔ گویا کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔ تھوڑے دن کے بعد والد صاحب نے مبلغ تیس روپے ارسال فرمائے۔ پھر تو مجھے ایسا عشق ہوا کہ کون وقت ہو، حضرت صاحب کی زیارت کروں۔ والدین خفیہ مخالفت کرتے رہے۔ 1904ء میں لاہور جا کر حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی، حضور کی خدمت میں قریباً پانچ دن رہا۔ حضور کا مقام غالباً مرہم عیسیٰ کے مکان پر تھا۔ کہتے ہیں ایک مولوی لنگور کی طرح ٹالیوں (شیشم کے درخت) پر چڑھ کر بہت بکواس کرتا تھا اور ٹالی مولوی کے نام سے مشہور تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 119-118 روایت حضرت دین محمد صاحبؓ)

حضرت حافظ ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1899ء میں بیعت کی اور 1900ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں نے 1899ء میں بذریعہ خط کے بیعت کی اور اس سے پہلے بھی تین چار سال میرے والد صاحب نے بیعت کے لئے بھیجا تھا مگر میں بسبب بعض وجوہ کے واپس گھر چلا گیا۔ اس کے بعد سید بہاول شاہ صاحب جو ہمارے دلی دوست اور استاد بھی ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور انہوں نے مجھے حضور کی کتابیں سنانی شروع کیں۔ جتنی اُس وقت تک حضور کی کتب تصنیف ہو چکی تھیں قریباً قریباً ساری مجھ کو سنائیں۔ (جو اَن پڑھ تھے وہ بھی کتابیں سنا کرتے تھے) کہتے ہیں انہی دنوں میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا ہوں کہ حضور! مرزا صاحب نے جو اس وقت دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا کیا ہے، کیا وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں سچے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور! قسم کھا کر بتاؤ۔ آپ نے فرمایا مجھے قسم کھانے کی حاجت نہیں (ضرورت نہیں)۔ مَیں امین ہوں زمینوں اور آسمانوں میں۔ (یعنی کہ امین ہوں زمین و آسمان میں۔) اس کے بعد اُسی رات کی صبح کو میں نے مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں بیعت کا خط اور اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا السلام علیکم بھی لکھ دیا۔ پھر اُس کے بعد 1900ء میں قادیان شریف آ کر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 120 روایت حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحبؓ)

حضرت منشی برکت علی خان صاحبؓ اپنی ایک مبارک خواب یوں بیان فرماتے ہیں۔ ان کا بیعت کا سن 1901ء ہے اور اُسی سال انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بھی کی۔ کہتے ہیں 1901ء کے شروع میں جبکہ مردم شماری ہونے والی تھی، حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں درج تھا کہ جو لوگ مجھ پر دل میں ایمان رکھتے ہیں، گو ظاہراً بیعت نہیں کی ہو، وہ اپنے آپ کو احمدی لکھوا سکتے ہیں۔ اُس وقت مجھے اس قدر حسنِ ظن ہو گیا تھا کہ میں تھوڑا بہت چندہ بھی دینے لگ گیا تھا اور گو مَیں نے بیعت نہ کی تھی لیکن مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیا۔ مجھے خواب میں ایک روز حضور کی زیارت ہوئی۔ صبح قریباً چار بجے کا وقت تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضور برابر والے احمدیوں کے کمرہ میں آئے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لئے اُس کمرے میں گیا اور جا کر السلام علیکم عرض کی۔ حضور نے جواب دیا: وعلیکم السلام اور فرمایا۔ برکت علی! تم ہماری طرف کب آؤ گے؟۔ مَیں نے عرض کی حضرت! اب آ ہی جاؤں گا۔ حضور اُس وقت چار پائی پر تشریف فرما تھے۔ جسم ننگا تھا۔ سر کے بال ننگے اور پیٹ بھی نظر آ رہا تھا۔

اُس وقت کے چند روز بعد میں نے تحریری بیعت کر لی۔ یہ نظارہ مجھے اب تک ایسا ہی یاد ہے جیسا کہ بیداری میں ہوا ہو۔ اُس کے بعد جلسہ سالانہ کے مقام پر میں نے دارالامان میں حاضر ہو کر دستی بیعت بھی کر لی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ حضور کی شبیہ مبارک بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اتفاقاً میں اُس مہمان خانے میں اترا ہوا تھا جس میں اب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سکونت پذیر ہیں۔ (یہ گھر مسجد اقصیٰ کے قریب ہی ہے)۔ کہتے ہیں مَیں ایک چارپائی پر بیٹھا تھا کہ سامنے چھت پر غالباً کسی ذرا اونچی جگہ پر حضور آ کر تشریف فرما ہوئے۔ نہا کر آئے تھے، بال کھلے ہوئے تھے۔ جسم ننگا تھا۔ یہ شکل خصوصیت سے مجھے ویسے ہی معلوم ہوئی جو مَیں خواب میں دیکھ چکا تھا۔ اور مجھے مزید یقین ہو گیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کے لئے مجھے دکھلایا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 139-138 روایت حضرت منشی برکت علی صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب فرماتے ہیں۔ (ان کا بیعت کا سن 1906ء ہے اور زیارت بھی 1906ء میں کی) کہ ایک دن نیند میں خاکسار نے آسمان سے ایک آواز سنی کہ نورالدین کا نام فرشتوں میں عبدالباسط ہے۔ یہ واقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؓ نے ہنستے ہوئے (یہ حضرت خلیفۃ اوّل کے بارے میں ہے) فرمایا کہ مجھے بھی معلوم ہے کہ میرا نام عبدالباسط ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 158-157 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب ہی کی روایت جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (پہلے مَیں نے بتا دیا ہے کہ انہوں نے 1906 میں بیعت کی ہے۔) کہتے ہیں جب آپ نے خلعتِ خلافت پہنا اور حضور نے ابتدائی تقریر مسجد مبارک میں شروع کی تو اُس وقت آپ کی ران مبارک پر پھوڑا تھا اس لئے آپ کے لئے کرسی لائی گئی۔ چنانچہ آپ نے تقریر شروع کی۔ اُس وقت خاکسار سیڑھیوں کے سامنے مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ تمام مسجد بھری ہوئی تھی۔ اُس وقت میری حالت نہ نیند میں تھی نہ اونگھ میں، بلکہ میں اچھی طرح بیداری کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ سورج کی روشنی بدل کر کوئی اور ہی روشنی آ گئی ہے۔ وہ روشنی ایسی لذت اور سرور والی ہے کہ جس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔ اُس کے سرور اور لذّت کا میں اندازہ نہیں کر سکا۔ دیکھتے دیکھتے مسجد کا وجود بھی جاتا رہا اور مجلس بھی غائب ہو گئی۔ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وجود آنکھوں کے سامنے ایک ستارے کی طرح بنا ہوا نظر آتا ہے جو اُس نور میں گھوم رہا ہے۔ بہت دیر تک یہی حالت دیکھتا رہا مگر کس حالت میں نہ نیند ہے نہ اونگھ، بلکہ ٹھیک طرح مجلس میں بیٹھا بھی ہوا ہوں اور یہ نظارہ روحانی بھی دیکھ رہا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد اچانک یہ حالت ہونے لگی۔ اسی طرح مسجد دکھائی دینے لگی۔ اسی طرح لوگ، اُسی طرح حضرت اقدس دکھائی دینے لگ گئے۔ کہتے ہیں یہی نور جو اُس وقت خاکسار نے حضرت اقدس کے اردگرد دیکھا جو اُس وقت ایک ستارے کی شکل میں تھے برابر گیارہ دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اُس حالت میں ہر وقت دیکھتا رہا۔ جدھر آپ جاتے تھے اُدھر ہی وہ نور دائیں بائیں آگے پیچھے رہتا تھا۔ مَیں جس حالت میں ہوتا تھا، اُسی حالت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اُس نور کے اندر دیکھتا تھا۔ خواہ مَیں گھر میں ہوتا یا باہر کام کر رہا ہوتا یا یونہی بیٹھا ہوتا۔ کھانا کھا رہا ہوتا یا باتیں کر رہا ہوتا۔ (مختلف وقتوں میں ان پر یہ کشفی حالت طاری ہوتی رہتی تھی) کہ وہ نور اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مجھے دکھائی دیتے ہی رہتے۔ کہتے ہیں یہ نظارہ متواتر گیارہ دن تک دیکھتا رہا۔ ایسا کشف نہ میں نے کبھی سنا ہے نہ کبھی اتنا لمبا دیکھا ہے۔ یہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور نورِ نبوت کا اثر ہے کہ میرے جیسے معمولی انسان بھی اس قدر بڑے اور اتنے اتنے لمبے کشف دیکھتے ہیں۔ یہ کشف بھی گویا اس آیت کریمہ کے ماتحت ہے جس میں کہ لکھا ہے کہ پاک اور نیک لوگوں کو ایک نور ملے گا جیسا کہ سورۃ تحریم کی یہ آیت فرمائی ہے، نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (التحریم:9)۔ دوسری آیت شریف میں یہ ہے کہ جس کو اس دنیا میں نور نہیں ملتا اُس کو قیامت میں کیونکر ملے گا۔ گویا خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ تمہارا خلیفہ اُن برگزیدہ لوگوں میں سے ہے جن کو کہ قیامت کے دن نور ملے گا۔ اور اس دنیا میں بھی یہ شخص اپنے خدا کے نور میں ہی رہتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 159-158 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ فرماتے ہیں جن کی بذریعہ خط جنوری 1902ء کی بیعت ہے اور دسمبر 1902ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مجھے دکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے میری محافظت پر مقرر کئے ہیں۔ ایک کا نام محمد صدیق ہے اور میرے والد صاحب کی شکل پر ہے، اور دوسرے کا نام غلام صمدانی ہے۔ مصائب اور تکالیف کے وقت پھر فرشتہ سامنے متشکل ہو کر نظر آتا ہے اور والد نے کہا کہ دو بار کم از کم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ:2) پڑھا کرو۔ جس پر مَیں ہر نماز میں عمل کرتا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 201 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ)

یعنی نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ:2) جو ہے وہ دو دفعہ پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ناں کہ حقیقی تعریف کے لائق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ حمد ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، اس سے تعلق پیدا کرنے کے لئے، مشکلات دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اس کے ہر ہر لفظ پر غور کرنا چاہئے۔

حضرت محمد فاضل صاحبؓ ولد نور محمد صاحب فرماتے ہیں جنہوں نے 1899ء کے آخر یا 1900ء کے ابتدا میں بیعت کی تھی کہ پہلے رسم و رواج کے مطابق نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھتا تھا (یعنی عموماً جسے غیر از جماعت لوگ نماز پڑھتے ہوئے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں) اور کبھی کسی کی اقتداء میں نماز باجماعت پڑھنے کا موقع ملتا تو دل میں کبیدگی سی پیدا ہوتی اور فاتحہ خلف امام بھی پڑھ لیتا۔ (امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتا تھا) لیکن دل میں اضطراب رہتا تھا۔ (کہ فاتحہ خلف امام اور سینہ پر ہاتھ باندھیں یا کس طرح باندھیں؟ ان دونوں باتوں کے بارہ میں تسلی نہیں تھی کہ ہاتھ اوپر کر کے باندھنے چاہئیں یا ناف سے نیچے رکھنے چاہئیں، اور سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے یا نہیں پڑھنی چاہئے؟)۔ تو کہتے ہیں اسی حالتِ اضطراب میں ایک دن مَیں سو گیا تو خواب میں مَیں قادیان پہنچا ہوں۔ مسجد مبارک والی گلی سے جاتا ہوں۔ مَیں مسجد اقصیٰ کے دروازے پر پہنچا اور پہلے جو سیڑھیاں سیدھی تھیں، اُن پر گزر کر اندر داخل ہوتا ہوں تو حد مسجد سے باہر جوتیوں والی جگہ ایک پھلاہی کا درخت ہے، (یہ ایک پودے کی قسم ہے) اور اُس کے پاس یا نیچے ایک پختہ قبر ہے اور اُس کی شمالی سمت میں ایک کنواں ہے اور مسجد میں ایک جماعت مکمل سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہے اور مُصلّی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ہیں اور امام کے مقابل ایک مقتدی کی جگہ خالی ہے۔ مَیں اُس جگہ جا کر کھڑا ہو گیا ہوں اور سینہ پر ہاتھ باندھ کر سورۃ فاتحہ شروع کی ہے۔ جب ختم کر کے آمین کہتا ہوں تو میری نیند کھل گئی۔ اس طرح مجھے یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ ہاتھ یہاں باندھنے چاہئیں درمیان میں اور سورۃ فاتحہ بھی پڑھنی چاہئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 231 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خاکسار نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی لوگوں کی دعوت فرمائی ہے اور اُس دعوت کا کام حضرت اُمّ المومنین کر رہی ہیں اور حضرت اقدس بھی نگرانی کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ جب مَیں پیغام کے طور پر حاضر ہوا تو جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کو چاول کھلاؤ۔ چنانچہ مجھے چاول دیئے گئے۔ ایک اور بات ہے مگر یہ اچھی طرح یاد نہیں کہ اُسی دعوت والی خواب کے ساتھ ہی ہے یا علیحدہ، مگر وہ بات مجھے خوب یاد ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کو کرتہ پہناؤ۔ چنانچہ اس بات کے فرمانے کے بعد میں فوراً اپنے جسم کی طرف دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا خوبصورت سفید رنگ کا کرتہ میں نے پہنا ہوا ہے۔ نامعلوم کس طرح پہنچا، کس وقت پہنا، ناگہاں اُس کو اپنے جسم کے اوپر پہنا ہوا دیکھتا ہوں جس کا اثر آج تک مَیں اپنے اوپر محسوس کرتا رہتا ہوں۔ اسی طرح ایک دفعہ خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صحابہ کرام میں سے ہے۔ خواب کے بعد معلوم ہوا کہ یہ خواب آپ کے یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس شعر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا وہی مے اُن کو مولیٰ نے پلا دی

چنانچہ وہ شخص جو مجھ کو ملا اُس نے اپنے اوپر کھیس لیا ہے جس کا کنارہ سرخ ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کھیس تم نے کہاں سے لیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ میں نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے ہیں۔ غالباً چودہ سو سال ہو گئے ہیں۔ (آپ کو وفات ہوئے۔ وصال ہوئے)۔ اُس نے جواب دیا کہ مجھ کو بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دیا ہے۔ یا یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی لیا ہے۔ صرف اس فقرے میں اختلاف ہے۔ بہرحال یہ تو لفظ کہتے ہیں اچھی طرح یاد ہے۔ میں نے کہا کہ بتاؤ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی حفاظت

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

کون کرتا ہے؟ اُس نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی حفاظت مسجد کے مُنڈے کرتے ہیں۔ خاکسار نے پوچھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ بیویوں کا کیا حال پوچھتے ہو، کچھ تو اُن میں سے دلّی پہنچ گئی ہیں۔ اُس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ حضرت اُمّ المومنین حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ دلّی کے رہنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے روحانی اور جسمانی طور پر تسلی دلا دی کہ یہ قرآنِ کریم کے مطابق سلسلہ ہے جیسا کہ وَ اٰخَرِیۡنَ میں فرمایا گیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 157-156 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

خیر دین صاحب کی ہی ایک روایت ہے اور وہ کہتے ہیں ایک دن خاکسار نے خواب میں مسجد اقصیٰ کو دیکھا، مگر اس طرح دیکھا کہ اُس کے پاس ہی بیت اللہ ہے۔ ان دونوں کی شکل ایک ہی جیسی ہے۔ مَیں پہچان نہیں سکتا کہ قادیان والی مسجد اقصیٰ کونسی ہے اور بیت اللہ کونسا ہے۔ ان دونوں چیزوں کی شکل مجھ پر مشتبہ ہوگئی ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ اس کو مسجد اقصیٰ کہوں یا اُس کو کہوں۔ غرض یہ دونوں چیزیں مجھ پر مشتبہ ہوگئیں اور میری آنکھ کھل گئی۔ اُس کی تعبیر دل میں یہ ڈالی گئی کہ یہ وہی سلسلہ ہے جو **اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ** (الجمعة: 4) کا مصداق ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 158 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

حضرت حکیم عطا محمد صاحبؓ فرماتے ہیں (ان کی 1901ء کی بیعت اور زیارت بھی ہے۔) کہ بیعت کے بعد چند دن قادیان رہا اور پھر حضور سے اجازت حاصل کر کے واپس لاہور آ گیا اور صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف نے احمدیہ جماعت کے احباب سے ملاقات کرائی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک صاحب نے محبت سے فرمایا (کسی احمدی نے کہا) کہ پھر محمدؐ صاحب قادیان آ گئے ہیں۔ کہتے ہیں اس بات کو سن کر مجھے حیرانی ہوئی، نئی نئی بیعت ہوئی ہوئی تھی۔ اور دعا کی کہ یا الٰہی! اس جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ آ گئے ہیں اور مرزا صاحب محمد کیسے ہو سکتے ہیں؟ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہیں اور آسمان سے ایک فرشتے نے اتر کر مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ یہ مرزا صاحب ہیں۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ آسمان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اترا اور وہ نور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دماغ میں داخل ہوا۔ پھر تمام جسم میں سرایت کر گیا اور حضور کا چہرہ اُس نور سے پُر نور ہو گیا۔ پھر اُس فرشتے نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا پہلے تو مرزا صاحب تھے اب واقعی محمد ہو گئے ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 176 روایت حضرت حکیم عطاء محمد صاحبؓ)

تو یہی اعتراض ہے نہ۔ اصل میں تو یہ نورِ محمد ہی ہے جس کو پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں۔

حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ فرماتے ہیں۔ (1905ء کی ان کی بیعت ہے) کہ جس وقت خاکسار کی عمر 12 سال کی تھی اور گو ہمارے خاندان میں میرے تایا حکیم شیخ عباد اللہ صاحب اور میرے تایا زاد بھائی شیخ کرم الٰہی صاحب حضرت صاحب سے بیعت تھے مگر خادم نے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا (یعنی انہوں نے خود نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا) اور نہ ہی حضور کا فوٹو دیکھا تھا۔ خواب دیکھا کہ میرے جسم کی تمام جان نکل گئی ہے مگر دماغ میں سمجھنے کی اور آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت باقی ہے۔ میرے سامنے ایک بزرگ بیٹھے ہیں اور اُن کے پیچھے گھٹنوں تک قدم مبارک دکھائی دیتے ہیں۔ میرے دل میں ڈالا گیا یہ بزرگ جو بیٹھے تیری طرف دیکھ رہے ہیں مرزا صاحب ہیں اور پچھلی طرف جو قدم مبارک نظر آتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ میری آنکھ کھل گئی۔ صبح میں نے مرتضیٰ خان ولد مولوی عبد اللہ خان صاحب جو ان دنوں لاہوری جماعت میں شامل ہیں (یعنی بعد میں غیر مبائع میں شامل ہو گئے تھے) اُس کو یہ خواب بتائی اور تعبیر دریافت کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم کو مرزا صاحب کی بدولت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حاصل ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میں خدا کی قسم کھا کر تحریر کرتا ہوں کہ جب 1905ء میں مَیں بیعت ہوا تو حضور وہی تھے جو خواب میں میری طرف دیکھ رہے تھے۔ اس طرح سے خدا جس کو چاہتا ہے سچا راستہ دکھا دیتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 219-218 روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ)

حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب میری عمر 15 سال کے قریب تھی تو مَیں نے بہشت اور دوزخ اور اعراف کو خواب میں دیکھا۔ اُن کے دیکھنے کی ایک لمبی تفصیل ہے، محض اسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں کہ جب میں بہشت دیکھ کر باہر آیا تو ایک بزرگ ملے اور انہوں نے میرے کندھے پر دستِ مبارک رکھ کر فرمایا کہ لڑکے تُو کہاں؟ میں نے تو اُس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ یہ مکان یعنی بہشت کس مالیت کا ہے؟ بزرگ نے فرمایا کہ اگر تیرا پٹیالہ (یعنی یہ پٹیالہ کے تھے) تیرا پٹیالہ سو دفعہ بھی فروخت ہو تو اس مکان کی ایک اینٹ کی بھی قیمت نہ ہوگا۔ میری آنکھ کھل گئی؟ خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جب میں 1905ء میں بیعت کے لئے قادیان شریف گیا تو مرزا صاحب وہی بزرگ تھے جو مجھ کو بہشت کے دروازے پر ملے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 219 روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ)

حضرت محمد فاضل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد نور محمد صاحب (ان کی بھی بیعت 1899ء کی ہے)۔ یہ روایت پہلے بیان ہو چکی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن موضع مان کوٹ جو ہمارے قریب آٹھ کوس کے فاصلے پر ہے، گیا۔ رات کو وہاں پر نماز پڑھ کر سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں مُصلّٰی پر بیٹھا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مُصلّٰی کے (جائے نماز کے) سرہانے کی طرف آ کر بیٹھ گئے ہیں اور میرے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو اپنے انگوٹھے سے زور سے مَلتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دل میں کچھ طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ تو مَیں اُس وقت طاقت محسوس کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ ہاں حضور ہو گئی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 232-231 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

یہ محمد فاضل صاحب ہی فرماتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں قادیان پہنچا ہوں اور مسجد مبارک کے اندر محراب کے پاس کونے میں حضرت اقدس علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ مسجد میں بڑی روشنی ہے۔ مَیں حضور کے آگے جا کر بیٹھ گیا ہوں تو حضور مجھے ایک سفید چینی کی پلیٹ جس میں نہایت شفاف سرخ رنگ کا حلوہ ہے اپنے دست مبارک سے دے کر کہتے ہیں کہ یہ کھا لو۔ چنانچہ میں نے اُسی وقت اُس کو کھا لیا اور وہ نہایت ہی خوشگوار ہے اور اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 236-235 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں جنہوں نے 1908ء میں مئی میں زیارت کی تھی کہ میری اہلیہ مرحومہ نے بیان کیا کہ میرے دل میں ایک وسوسہ پیدا ہوا کہ پیر تو اور بھی بہت ہیں پھر ہم حضرت صاحب کو سچا اور دوسروں کو جھوٹا کیوں کہتے ہیں؟ (کہ صرف سچے پیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں اور دوسرے سب غلط ہیں)۔ کہتی ہیں کہ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صاحب کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ جو ان کو قبول نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ میری اہلیہ مرحومہ کا گھرانہ پہلے سید احمد رضا خان بریلوی کا مرید تھا۔ اُس کے بعد سے پھر اُن کو تسلی ہو گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 251 روایت حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی بیعت 1905ء کی ہے، لکھتے ہیں کہ میرے خسر قاضی زین العابدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے پہلے حضرت منشی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کئے ہوئے تھے۔ حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کے فوت ہونے کے بعد مکرمی معظمی قاضی زین العابدین صاحب نے کئی بار حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جا کر کشف قبور کے طریق پر مراقبہ کیا۔ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی کی آپ کو زیارت ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیوں کیا چاہتے ہو؟ قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یا دِالٰہی! میرے مرشد فوت ہو گئے ہیں۔ اتنا لفظ سن کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت غائب ہو گئی۔ پھر قاضی صاحب وہاں سے واپس آ گئے۔ پھر دو تین روز گئے، ویسا ہی عمل کیا، مراقبہ کیا، قبر پر بیٹھ کر دعا کی۔ پہلے کی طرح پھر حضرت مجدد الف ثانی کی شکل سامنے آئی اور دریافت کیا کہ کیا چاہتے ہو؟ پھر قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یا دِالٰہی! (یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق) اور ساتھ لگتے ہی عرض کی، اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں میں نے اُن کو عرض کیا کہ کیا میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پاس جاؤں۔ حضرت مجدد صاحب نے فرمایا کہ وہاں تمہاری تسلی نہ ہوگی۔ اتنا کہہ کر وہ شکل پھر غائب ہو گئی۔ پھر کچھ دن کے بعد قاضی صاحب قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جا کر رہے۔ فرماتے تھے کہ جو مزہ حضرت منشی احمد جان صاحب کی مجلس میں ہمیں ملتا تھا وہ قادیان میں میسر نہ تھا۔ وہاں کچھ اُن کو پہلے جو عادت تھی، کہتے ہیں مجھے مزہ نہیں آیا۔ حضرت مجدد الف ثانی صاحب کے فرمانے کے مطابق ہماری تسلی نہ ہوتی تھی۔ خیر کئی بار قادیان جا کر ہفتہ ہفتہ رہ کر آتا تھا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی حالات کو ہی دیکھ کر لوگوں کی بیعت لینا چھوڑ دی تھی اور جو کوئی آتا اُس کو آپ فرمایا کرتے تھے کہ اب جس کو یا دِالٰہی کا شوق ہو وہ قادیان مرزا غلام احمد کے پاس جائے۔ 1885ء میں ان کی وفات ہو گئی تھی۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو حج کے وقت دعا کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا۔ بہر حال کہتے ہیں کہ منشی احمد جان صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو اَن ہوند کے تھے۔ (جب کوئی نہیں تھا تو ہم تھے)۔ ہم تو مخلوقِ خدا کو ایک ایک قطرہ دیا کرتے تھے مگر یہ شخص یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایسا عالی ہمت پیدا ہوا ہے

کہ اس نے تو چشمہ پر سے پتھر ہی اُٹھا دیا ہے۔ اب جس کا جی چاہے سیر ہو کر پئے اور ساتھ ہی یہ شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ مبارک میں فرمایا کرتے تھے۔

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر   تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لدھیانہ آنے سے قبل ہی آپ نے اپنے مریدوں سے فرما دیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب لدھیانہ آنے والے ہیں، ہم بھی اُن کو ملنے کے واسطے اسٹیشن پر جائیں گے۔ میں جن کی طرف اشارہ کروں تم سمجھ لینا کہ وہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ آپ کو اپنے مریدین نے کہا کہ جب حضور نے ان کو دیکھا ہی نہیں (یعنی آپ نے دیکھا ہی نہیں) تو آپ پھر کیسے بتلا دیں گے کہ فلاں شخص ہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ حدیثوں میں تو پہلے سے ہی حلیہ موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اسٹیشن لدھیانہ پر آ کر اُترے اور بہت مخلوق کے درمیان آپ چلے آ رہے تھے اُس وقت آپ نے اپنے مریدین سے اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ شخص مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے قریب آئے تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب کی عقیدت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ پھر حضرت اقدس کی مجلس کا جو رنگ مجھ پر چڑھا، پہلے تو یہ مجلس پسند نہیں آ رہی تھی لیکن اُس کے بعد، بیعت کرنے کے بعد جب رنگ چڑھا تو پھر پہلی مجلسوں کا جو رنگ تھا وہ پھیکا نظر آنے لگا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ جلد 11 صفحہ 355 تا 358 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی طرح ایمان و یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم میں سے ہر ایک میں وہ رنگ چڑھ جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں چڑھانا چاہتے تھے اور جس کے چڑھانے کے لئے آپ تشریف لائے۔ صرف بیعت کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق بھی ہم میں سے ہر ایک کا پیدا ہونا چاہئے۔

دوسری بات یہ کہ پاکستان کے لئے مَیں دعا کی تحریک کرتا ہی رہتا ہوں۔ احباب جماعت دعائیں کرتے بھی ہیں۔ تاہم آج پھر اسی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے حالات پاکستان میں تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور جب اربابِ حکومت سے کہو، رپورٹ کرواؤ، افسران کے پاس جاؤ یا اُن سے پوچھو تو یہ کہتے ہیں کہ ہماری رپورٹوں کے مطابق تو سب کچھ ٹھیک ہے اور کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ اس ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی پر سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہماری توجہ کا مرکز ہے اور ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اندازہ ہی نہیں ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیاوی طور پر یہ بھی ایک جماعت ہے جو سلوک مرضی ان سے کر لو، کچھ نہیں ہوگا ان کے ساتھ۔ بہر حال ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہی ہمارا فرض ہے۔ اس کی طرف ہمیں زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ اس بارے میں ہماری طرف سے کبھی کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

گزشتہ دنوں لاہور میں احمدیہ قبرستان میں ماڈل ٹاؤن میں رات کو چودہ پندرہ آدمی زبردستی گھس گئے۔ وہاں جو چوکیدار تھا اُس کو اور اُس کے گھر والوں کو گن پوائنٹ پر رسیوں سے باندھ دیا اور پھر گھر کے اندر بند کر دیا۔ اور اُس کے بعد 120 قبروں کی بے حرمتی بھی کی، اُن کے کتبے بھی توڑے۔ اب تو ان شیطانوں کے شر سے مردے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ احمدی وفات یافتگان بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اور اس میں بظاہر شواہد یہی نظر آتے ہیں کہ اس میں پولیس کا بھی ہاتھ ہے۔ پولیس کی پشت پناہی اُنہیں حاصل ہے۔ کیونکہ بڑی مشکلوں سے ایف آئی آر درج کی گئی۔ جب درج کروانے کی کوشش کی تو بڑے انکار کے بعد درج ہوئی۔ اسی طرح شہادتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ آج بھی کوئٹہ میں ایک احمدی نوجوان کو جن کا نام مقصود احمد صاحب تھا، شہید کر دیا گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے اطلاع ملی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہر حال شہید مرحوم کے جب کوائف آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ اُن کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ان کے بڑے بھائی کو بھی ایک مہینہ پہلے کوئٹہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جلد تر ان دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہمارا کام دشمنوں کے ہر کریہہ اور ظالمانہ عمل پر پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اور اُس کی مدد چاہنا ہے۔ اس کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀

فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

جو ہم پہ آزمائش کی گھڑی ہے
فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

اٹھا کر دیکھ لو تاریخ عالم   ستم سہنے میں سب سے بڑھ گئے ہم
پڑھیں کلمہ تو لگتی ہتھکڑی ہے
فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

دعا سے لگ گئے دشمن ٹھکانے   خطا جاتے نہیں اس کے نشانے
دعا ہی ایک جادو کی چھڑی ہے
فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

بڑے فرعون اور ہامان دیکھے   پھر ان کی موت کے سامان دیکھے
چتا جلتی ہے اور سولی گڑی ہے
فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

خدا ساتھی ازل سے صابروں کا   نشاں مٹا رہا ہے جابروں کا
ہمارے صبر میں طاقت بڑی ہے
فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

چلا چل جب تلک کہ دم میں دم ہے   سفر اب ابن آدمؔ دو قدم ہے
وہ منزل ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے
فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

امام وقت آیا فاتحانہ   مسیحا تیری ٹھوکر میں زمانہ
یہ دنیا تیرے قدموں میں پڑی ہے
فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

جو ہم پہ آزمائش کی گھڑی ہے   فتح بھی اس کے پیچھے ہی کھڑی ہے

ابن آدمؔ۔ پاکستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ و زد جام عشق کیلئے رابطہ کریں
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)
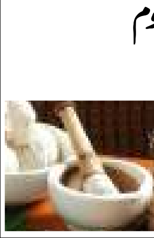

عبد القدوس نیاز
(Mob)+91-98154-09445

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230
ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

احمدیہ مجالسِ شوریٰ

شوریٰ کی اہمیت، اغراض ومقاصد، شوریٰ کا طریق کار، نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/مارچ 2004ء کے خطبہ جمعہ میں مجلس شوریٰ کی اہمیت، اس کے اغراض ومقاصد، طریق کار، اور نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریوں کے بارہ میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ کے ارشادات کے حوالہ سے بڑی تفصیل کے ساتھ نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ چونکہ یہ دن بھی مجالس شوریٰ کے انعقاد کے ہیں اس مناسبت سے ذیل میں اس خطبہ جمعہ کے بعض منتخب اقتباسات افادۂ احباب کے لئے پیش ہیں۔ (مدیر)

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

(سورۃ شوری آیت 39)

ترجمہ اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورے سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

آئندہ چند دنوں میں بعض ممالک کی جماعتوں میں مجالس شوریٰ منعقد ہونے والی ہیں اور یہ سلسلہ کئی ماہ تک چلتے رہنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعتوں کی طرف سے مجالس شوریٰ کے پیغام بھجوانے کا اظہار ہوتا ہے، اب یہ بہت مشکل ہو گیا ہے کہ براہ راست ایم ٹی اے پر ہر ملک کی مجلس شورٰی کے لئے پیغام بھیجا جائے یا کچھ کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں جماعتیں پھیل رہی ہیں، اور جیسا کہ میں نے عرض کیا اب یہ سلسلہ کافی لمبے عرصے تک چلتا ہے۔ بہر حال آج کا خطبہ میں نے شورٰی کے مضمون پر دینے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ جماعتیں اپنی اپنی مجالس شورٰی کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

شوریٰ کے متعلق چند بنیادی باتیں ہیں جو میں عرض کروں گا۔ علاوہ ممبران شوریٰ کے عمومی طور پر جماعت کے افراد کے لئے بھی ان کے علم میں لانا مناسب ہے کیونکہ اگر وقتاً فوقتاً اس کی اہمیت اور طریق کار کے بارے میں نہ بتایا جائے تو بعض پرانے تجربہ کار بھی بعض پہلو مجلس شورٰی کی اہمیت کے بارے میں اور اس کے طریق کار کے بارے میں نظر انداز کر دیتے ہیں اور نئے آنے والے اور نوجوان پوری طرح اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے جس سے مجلس شورٰی کا وقار اور تقدس بعض دفعہ متاثر ہوتا ہے‘‘۔

❁❁❁

مشورہ اچھی طرح سوچ سمجھ کر اور گہرے غور کے بعد دیا جائے

’’پہلے تو یہ وضاحت کر دوں کہ شَاوَرَ کا لفظ شَارَ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَہٗ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔ مشاورت کا اس لحاظ سے یہ مطلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہو، موم سے علیحدہ کرتے ہو تا کہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کر کے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اس لئے **جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔**

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نیکیوں کو قائم کرنے والوں کی، اپنے رب کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی یہ نشانی بتائی ہے، ایک تو یہ لوگ نماز قائم کرنے والے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، اس کے عبادت گزار ہیں اور پھر یہ کہ تمام قومی معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں، بات کو غور سے دیکھتے ہیں، اس کے برے بھلے کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر مشورہ دیتے ہیں اور جب پھر ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو جو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے، جو بھی استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق وہ خرچ کرتے ہیں۔ مشورہ دینے کے بعد دوڑ نہیں جاتے بلکہ مشورے کے بعد اپنے قومی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک رائے پر پہنچ جاتے ہیں پھر عملدرآمد کروانے کے لئے اپنی پوری طاقتوں کو خرچ کرتے ہیں۔ جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم نے اپنے اور اپنی بیوی بچوں کی تربیت کے لئے اور نیکیوں کو قائم کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے عمل کرنا ہے تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر پوری طرح اس کام میں جُت جاتے ہیں اور جب یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادے کا پیغام پہنچانا ہے تو پھر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی کی خاطر خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ پہلے سے ہمت نہیں ہار دیتے کہ لوگوں نے سننا نہیں ہے دنیا دار لوگ ہیں اور فضول وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور پھر جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ یہ ہمارے عہدوں میں شامل ہے تو پھر جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، اپنی جسمانی طاقتوں کو بھی اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنے علم کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بھی جماعتی مقاصد کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ غرض کہ ایسے لوگوں کے مشورے بھی نیکیاں قائم کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور مشورے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے پر تمام صلاحیتیں اور استعدادیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ **یاد رکھیں کہ مومن کا یہ فرض ہے، ایک تو خوب غور کر کے مشورہ دیں جب بھی مشورہ مانگا جائے، جب بھی مشورے کے لئے بلایا جائے اور پھر مشورے کے بعد ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جن کے بارے میں مشورہ دیا گیا تھا مکمل تعاون کریں** بلکہ ممبران شورٰی کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے ذمہ وار بنیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت ابو مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المستشار موتمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جو شورٰی سے متعلق حصہ ہے وہ میں پڑھتا ہوں) کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور وخوض اور عقل استعمال کئے تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔

(الادب المفرد از حضرت امام بخاری صفحہ ۷۵)

تو دیکھیں مشورہ دینے والوں پر کتنی بڑی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے کہ اگر بغیر غور کے جس مسئلہ کے بارے میں مشورہ مانگا جا رہا ہے اس کی جزئیات میں جائے بغیر اگر مجلس میں بیٹھے ہوئے، یونہی سطحی سا مشورہ دے دیتے ہو کہ جان چھڑاؤ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے خواہ مخواہ وقت کا ضیاع ہے، کوئی ضرورت نہیں اس کی۔ اگر اس سوچ کے ساتھ بیٹھے ہو کہ معاملے کو جلدی ختم کرنا چاہئے کیونکہ آخر کار یہ معاملہ خلیفہ وقت کے سامنے پیش ہونا ہے خود ہی وہ غور کر کے فیصلہ کر لے گا تو یہ خیانت ہے۔ اور خائن کے بارے میں فرمایا کہ اس میں نفاق پایا جاتا ہے۔ تو یہ جو حدیث ہے اس میں تو یہ فرمایا گیا کہ ایک مسلمان بھائی بھی اگر تمہارے سے مشورہ مانگے تو تب بھی غور کر کے پوری تفصیلات میں جا کر اس کو مشورہ دو۔

جب جماعتی معاملے میں خلیفہ وقت کی طرف سے نظام کی طرف سے بلایا جائے کہ مشورہ دو تو اس میں دیکھیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے‘‘۔

❁❁❁

نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہے

’’مجلس شورٰی میں جب بھی مشورے کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایک بہت بڑی ذمہ داری مجلس شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے، ممبران شورٰی پر ڈالی جاتی ہے اور ایک مقدس ادارے کا اسے ممبر بنایا جاتا ہے کیونکہ نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شورٰی کا ادارہ ہی ہے۔ اور جب خلیفہ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احباب جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کر کے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے، احباب جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ تصور لے کر مجلس شورٰی میں بیٹھیں تو پوری طرح مجلس کی کارروائی سننے اور استغفار کرنے اور درود بھیجنے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تا کہ جب بھی اس مجلس میں رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو صحیح اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ رائے دے سکیں کیونکہ یہ آراء خلیفہ وقت کے پاس پہنچنی ہیں اور خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے

بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہوگی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من وعن قبول کر لیا جاتا ہے، اسی صورت میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معاملات کے جہاں خلیفہ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہو سکتا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے یا اس سے ہٹ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۔ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ** (سورۃ آل عمران آیت 160) یعنی اور ہر اہم معاملے میں ان سے مشورہ کر (نبی کو یہ حکم ہے) پس جب کوئی تو فیصلہ کر لے تو پھر اللہ پر توکل کر۔ یعنی یہاں یہ ہے کہ اہم معاملات میں مشورہ ضروری ہے، ضرور کرنا چاہئے اور اس حکم کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مشورہ کیا کرتے تھے بلکہ اس حد تک مشورہ کیا کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

تو یہ حکم الٰہی بھی ہے اور سنت بھی ہے اور اس حکم کی وجہ سے جماعت میں بھی شوریٰ کا نظام جاری ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ مشورہ تو لو لیکن اس مشورے کے بعد، تمام آراء آنے کے بعد جو فیصلہ کرلو تو ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ یہ فیصلہ ان مشوروں سے الٹ بھی ہو۔ تو فرمایا جو فیصلہ کرلو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو کیونکہ جب تمام چھان پھٹک کے بعد ایک فیصلہ کر لیا ہے پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر ہی چھوڑنا بہتر ہے۔ اور جب اے نبی! تو نے معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی بات کی لاج رکھے گا۔ اور انشاء اللہ اس کے بہتر نتائج ظاہر ہوں گے۔''

❀❀❀

شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے
فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفۂ وقت کو ہے

''تو مشورہ لینے کا حکم تو ہے تا کہ معاملہ پوری طرح نتھر کر سامنے آ جائے لیکن ضروری نہیں ہے کہ مشورہ مانا بھی جائے تو آپؐ کی سنت کی پیروی میں ہی ہمارا نظام شوریٰ بھی قائم ہے، خلفاء مشورہ لیتے ہیں تا کہ گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھا جا سکے لیکن ضروری نہیں ہے کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے اس لئے ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ شوریٰ کی کارروائی کے آخر پر معاملات زیر غور کے بارے میں جب رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے، یہ لکھنے کا حق نہیں ہے کہ شوریٰ یہ فیصلہ کرتی ہے۔ شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے۔ فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفۂ وقت کو ہے''۔

❀❀❀

مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں

''اس پر کسی کے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھ سکتا ہے کہ پھر شوریٰ بلانے کا یا مشورہ لینے کا فائدہ کیا ہے، آج کل کے پڑھے لکھے ذہنوں میں یہ بھی آ جاتا ہے تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے۔ اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں ہے جہاں فیصلے کئے جاتے ہیں۔ آخری فیصلے کے لئے بہرحال معاملہ خلیفۂ وقت کے پاس آتا ہے اور خلیفۂ وقت کو ہی اختیار ہے کہ فیصلہ کرے، اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ لیکن بہرحال عموماً مشورے مانے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سوائے خاص حالات کے، جن کا علم خلیفۂ وقت کو ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض حالات میں بعض وجوہات جن کی وجہ سے وہ مشورہ رد کیا گیا ہو ان کو خلیفۂ وقت بتانا نہ چاہتا ہو ایسی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مشورہ لینے کا فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف ماحول کے مختلف قوموں کے، مختلف معاشرتی حالات کے لوگ، زیادہ اور کم پڑھے لکھے لوگ مشورہ دے رہے ہوتے ہیں پھر آج کل جب جماعت پھیل گئی ہے، مختلف ملکوں کے لحاظ سے ان کے حالات کے مطابق مشورے پہنچ رہے ہوتے ہیں تو خلیفۂ وقت کو ان ملکوں میں عمومی حالات اور جماعت کے معیار زندگی اور جماعت کے دینی روحانی معیار اور ان کی سوچوں کے بارے میں علم ہو جاتا ہے ان مشوروں کی وجہ سے۔ اور پھر جو بھی سکیم یا لائحہ عمل بنانا ہو اس کو بنانے میں مدد ملتی ہے۔ غرض کہ اگر ملکوں کی شوریٰ کے بعض مشورے ان کی اصلی حالت میں نہ بھی مانے جائیں تب بھی خلیفۂ وقت کو دیکھنے اور سننے سے بہرحال ان کو فائدہ ہوتا ہے۔ مشورہ دینے والے کا بہرحال یہ فرض بنتا ہے کہ نیک نیتی سے مشورہ دے اور خلیفۂ وقت کا یہ حق بھی ہے اور فرض بھی ہے کہ وہ جماعت سے مشورہ لے۔ حضرت عمرؓ تو فرمایا کرتے تھے کہ 'لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ'' کہ خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں۔ اور یہ بھی کہ خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہی ہے۔

(کنزالعمال کتاب الخلافۃ جلد 3 صفحہ 139)

تو جماعتی ترقی کے لئے اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ایک انتہائی اہم چیز ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کیونکہ قوم کی مشترکہ کوششیں ہوں تو پھر کامیابی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں''۔

❀❀❀

مشورہ دینے والے
کن صفات کے حامل ہونے چاہئیں

پھر ایک اور روایت ہے جس سے مشورے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت علی بن ابو طالبؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد اگر ہمیں کوئی ایسا امر درپیش ہوا جس کے بارے میں وحی قرآن نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی ہم نے آپ سے کچھ سنا تو ہم کیا کریں گے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے معاملے کو حل کرنے کے لئے مومنوں میں سے علماء کو یا عبادت گزار لوگوں کو جمع کرنا اور اس معاملے کے بارے میں ان سے مشورہ کرنا اور ایسے معاملے کے بارے میں فرد واحد کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔

(کنزالعمال جلد 2 صفحہ 340)

اس حدیث کی طرف بھی جماعت کو توجہ کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ دینی علوم کے بھی اور دوسرے علوم کے بھی ماہرین پیدا فرماتا رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عبادالرحمن پیدا فرمائے اور ہمیں عبادالرحمن بنائے تا کہ خلیفۂ وقت کو مشورہ دینے میں بھی کبھی دقت پیش نہ آئے اور ہمیشہ مشورے سن کر یہ احساس ہو کہ ہاں یہ نیک نیتی سے دیا گیا مشورہ ہے۔ یہ نیک نیتی پر مبنی مشورہ ہے۔ اور اس میں اپنی ذات کی کسی قسم کی کوئی ملونی نہیں۔

❀❀❀

مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ
خلیفۂ وقت کا مقام
بہرحال دونوں کی سرداری ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس شوریٰ میں خلیفۂ وقت کی حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفہ کا مقام بہرحال دونوں کی سرداری ہے انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن احمدیہ کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بحث کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔ (الفضل 27 اپریل 1938ء)

جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے

تو اس اصول کے تحت تمام ممالک کی مجالس شوریٰ کی رپورٹس خلیفۂ وقت کے پاس پیش ہوتی ہیں اور خلیفۂ وقت جائزہ لے کر فیصلہ کرتا ہے لیکن ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ کیونکہ ہر ملک کی مجلس شوریٰ کی صدارت کرنا تو خلیفۂ وقت کے لئے اب ممکن نہیں رہا کہ ہر ملک میں مجلس شوریٰ ہو رہی ہو، وہاں جائے اور صدارت کرے، خلیفۂ وقت کسی کو اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہے جو صدارت کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ بات بھی نمائندگان شوریٰ کو یاد رکھنی چاہئے کہ جو بھی شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کر رہا ہو وہ خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے۔

❀❀❀

مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں
خلیفہ کی جانشین ہے

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:
''خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں، ایک حصہ انتظامی ہے، اس کے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔......... دوسرا حصہ خلیفہ کا کام اصولی ہے اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے''، تو فرمایا کہ ''پس مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء صفحہ 36)

اس لئے **نمائندگان شوریٰ کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داری شوریٰ کے اجلاس کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک دفعہ کا منتخب کردہ نمائندہ مجلس شوریٰ پورے سال تک کے لئے نمائندہ ہی رہتا ہے تا کہ اصولی باتوں میں مدد کر سکے اور** شوریٰ کی کارروائی میں جو فیصلے ہوئے ہیں، جو اصولی باتیں ہوئی ہیں ان پر عمل درآمد کرانے میں تعاون بھی کرے اور پوری ذمہ داری سے مقامی انتظامیہ کی مدد بھی کرے۔ گو فیصلہ سے ہٹی ہوئی بات دیکھ کر جو بھی شوریٰ میں ہوئی ہو۔ ممبران شوریٰ براہ راست تو مقامی انتظامیہ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتے ورنہ اس طرح تو ایک ٹکر کی صورت پیدا ہو جائے گی لیکن ان کو توجہ ضرور دلا سکتے ہیں کہ یہ یہ فیصلے ہوئے تھے، اس طرح کارروائی ہونی چاہئے تھی، یہ ہماری جماعت میں نہیں ہو رہی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا توجہ کے ساتھ ساتھ عملدرآمد کرانے کے لئے ان سے تعاون بھی کریں اور اگر دیکھیں کہ مقامی انتظامیہ پوری طرح جو شوریٰ کے فیصلے ہوئے ان پر عمل نہیں کر رہی تو پھر نظام جماعت قائم ہے وہ مرکز کو توجہ دلا سکتے ہیں، خلیفۂ وقت کو اس بارے میں لکھ سکتے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا بھی ممبران شوریٰ کا فرض ہوتا ہے کہ سارا سال جب تک وہ ممبر ہیں ان معاملات پر عملدرآمد کرانے میں مدد کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے یعنی

خلافت کے اغراض ومقاصد بتائے ہیں،قرآن مجید میں اس کے کام کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔وَشَاوِرۡھُمۡ فِی الۡاَمۡرِ۔ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ۔مجلس شوریٰ کو قائم کرو، ان سے مشورہ لے کر غور کرو، پھر دعا کرو،جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں قائم کر دے اس پر قائم ہوجاؤ۔..........تو خلیفہ وقت کا یہ کام ہے کہ شوریٰ کے مشوروں کے بعد دعا کرکے فیصلہ کرے۔اور جب کوئی فیصلہ کر لے پھر اس پر قائم ہوجائے جیسا کہ قرآن کریم میں حکم ہے۔فرمایا کہ.......... وہ خواہ اس مجلس کے مشورہ کے خلاف بھی ہوتو خدا تعالیٰ مدد کرے گا۔خدا تعالیٰ تو کہتا ہے جب عزم کرلوتو اللہ پر توکل کروگو یاڈرو نہیں اللہ تعالیٰ خود تمہاری تائید و نصرت کرے گا۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں (یعنی جو لوگ چاہتے ہیں خلیفہ ان کی باتوں کے پیچھے چلے کہ خواہ خلیفہ کا منشاء کچھ ہو اور خداتعالیٰ اسے کسی بات پر قائم کرے) مگر وہ چند آدمیوں کی رائے کے خلاف نہ کرے۔بعض لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی رائے پر ہی چلا جائے۔..........خلیفے خدا مقرر کرتا ہے اور آپ ان کے خوفوں کو دور کرتا ہے جو شخص دوسروں کی مرضی کے موافق ہر وقت ایک نوکر کی طرح کام کرتا ہے اس کو خوف کیا اور اس میں مؤحد ہونے کی کونسی بات ہے۔ حالانکہ خلفاء کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ خدا انہیں بناتا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے اور وہ خدا ہی کی عبادت کرتے ہیں اور شرک نہیں کرتے۔فرمایا کہ اگر نبی کو بھی ایک شخص نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا وہ نبی ہی رہتا ہے۔ یہی حال خلیفہ کا ہے اگر اس کو سب چھوڑ دیں پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہ فرع کا بھی ہے۔خوب یادرکھو کہ جو شخص محض حکومت کے لئے خلیفہ بنا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو خدا کا محبوب ہے خواہ ساری دنیا اس کی دشمن ہو۔

(منصب خلافت انوار العلوم جلد 2 صفحہ 53-54)

❁❁❁

نمائندگان شوریٰ کے لئے بعض اہم باتیں

''اب مَیں نمائندگان شوریٰ کے لئے جن اہم باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے ان کو خلاصۃً پیش کرتا ہوں اور یہ باتیں عمومی طور پر احباب جماعت کے بھی علم میں ہونی چاہئیں۔ہوسکتا ہے کل کو یہ بھی ممبر مجلس شوریٰ بن جائیں۔تو یہ باتیں حضرت مصلح موعودؓ نے نمائندگان شوریٰ کو بیان فرمائی تھیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1922ء صفحہ 8 تا 13)

لیکن یہ آج بھی اتنی ہی اہم ہیں جتنی آج سے ۸۰ سال پہلے اہم تھیں اور ضروری تھیں اس لئے ان کو ہمیشہ اس لحاظ سے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ **شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں**۔یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ پھر یہ ہے کہ **خالی الذھن ہوکر دعا سے شامل ہوں**۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر یہ ہے کہ **اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو**۔کسی کی رائے بھی مفید ہوسکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث وتمحیص شروع ہو جاتی ہے۔ **بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔** اگر آپ کی رائے میں وزن ہوگا،لوگوں کو پسند آئے گی خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔ اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا وہ کر دیا۔اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ **دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں**۔ آپ نے ایک رائے اپنے ذہن میں بنائی ہے ہوسکتا ہے کہ جب دوسرا اس سے پہلے آ کے اپنی رائے دے دے تو آپ اپنی رائے چھوڑ دیں۔ پھر یہ ہے کہ **کسی کی خاطر رائے نہ دیں**۔کسی رائے سے صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے یا میری جماعت کے فلاں فرد نے یہ رائے دی ہے۔ آزادانہ رائے ہونی چاہئے، خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے اور پھر یہ ہے کہ **کسی حکمت کے تحت کبھی کوئی رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے**، یہ نہیں کہ فلاں حکمت حاصل کرنی ہے۔ پھر یہ ہے کہ **سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ کریں**، پہلے بھی میں نے بتایا ہے خواہ اسے کوئی بھی پیش کر رہا ہو، بعض لوگ صرف اس لئے مخالفت کر دیتے ہیں بعض باتوں کی کہ پیش کرنے والا کم پڑھا لکھا یا دیہاتی مجلس کا آیا ہوا ہے۔ پھر یہ ہے کہ **رائے قائم کرنے کے بارے میں جلد بازی سے کام نہ لیں**۔اپنی رائے کو کبھی اس طرح نہ سمجھیں کہ یہ بہت مضبوط ہے اور کبھی غلط نہیں ہوسکتی۔اس وجہ سے اس پر اصرار کرتے رہیں۔

پھر یہ ہے کہ **رائے دیتے وقت احساسات کی پیروی نہیں ہونی چاہئے**۔ مجھے یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، یہ احساس ہے، بلکہ **واقعات کو مدنظر رکھنا چاہئے**، تائیدی طور پر یہ احساسات تو پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن عمومی طور پر جب رائے دے رہے ہوں تو واقعات پیش ہونے چاہئیں، معین اعداد وشمار پیش ہونے چاہئیں، جس کی روشنی میں دوسرا بھی رائے قائم کر سکے۔ اور **وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ ہو**۔ اصل مقصد تو دین کی ترقی ہے نہ کہ اپنی بڑائی یا علم کا اظہار کرنا ہے۔ اس لئے ہر مشورہ اسی سوچ کے ساتھ ہونا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ ایسی رائے کو سوچ سمجھ کے آنا

چاہئے، **شوریٰ میں ایسے ایجنڈے آنے چاہئیں جو مخالفین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور مؤثر ہوں صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پہ شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں** ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہئے۔فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے کیونکہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلاوجہ بحثیں چلتی رہتی ہیں اور طول پکڑ جاتی ہیں۔

پھر یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ **اگر آپ کی رائے دینے سے پہلے کوئی اور رائے دے چکا ہے اس معاملے میں اور وہ آپ کی رائے سے مطابقت رکھتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ پھر سٹیج پہ آیا جائے۔**

اور میں آخر پہ سب سے اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ **آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو**، مختصراً میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، تقویٰ کے پیش نظر ہو، **اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے مشورہ دیں** کہ اے اللہ! ہم تو ہر علم کا مکمل احاطہ کئے ہوئے نہیں ہیں تو ہی ہماری مدد فرما اور ہماری صحیح رہنمائی فرما۔ تیرے نام پر، تیرے دین کی سربلندی کی خاطر، تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر، ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر، تیرے مسیح ومہدی نے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مشورے کی خاطر خلیفہ وقت نے ہمیں بلایا ہے، تو ہمیں توفیق دے کہ صحیح مشورہ دے سکیں۔ ہماری ذات کی کوئی ملونی بیچ میں نہ ہو اور خالصتاً ہم تیری خاطر مشورہ دینے والے ہوں۔ صحیح راستے سمجھانے والا بھی تو ہے اور ذہنوں کو کھولنے والا بھی تو ہے، تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مرحلے سے تقویٰ پہ چلتے ہوئے گزار۔ اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورے دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت مدد فرمائے گا اور صحیح راستے بھی سمجھائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے بھی آپ فیضیاب ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّے میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہوجاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ'' (یعنی اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم کے اس حکم کے بغیر) ''اس کا حرکت وسکون نہ ہوگا تو اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ (سورۃ الانعام:٦٠) ۔سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے، چلتے، کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔سو جس قدر محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنۡ عَادَ لِیۡ وَلِیًّا فَقَدۡ اٰذَنۡتُہٗ بِالۡحَرۡبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزار ہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 9-10 ایڈیشن جدید)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے تمام کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

جمشید پور: بتاریخ ۷ اکتوبر ۲۰۱۲ بروز اتوار زیر صدارت محترم سید جاوید انور صاحب بمقام مسجد احمدیہ جمشید پور جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن پاک، نظم، عہد وفائے خلافت کے بعد مکرم آفتاب عالم صاحب نے بعنوان سیرت آنحضرت ﷺ تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح مقامی پانچ اخبارات میں پریس ریلیز شائع کیا گیا جس میں آنحضور ﷺ کے خلاف بنائی جانے والی فلم ''دی انوسینس مسلمز'' کی مذمت کی گئی۔

نونہ مئی (کشمیر) بتاریخ ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت زعیم انصار اللہ نونہ مئی مکرم مظفر احمد خان صاحب نے کی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نعتیہ نظموں کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔ مکرم راجہ محبوب احمد خان۔ مکرم زاہد احمد خان۔ مکرم فہیم احمد خان۔ مکرم راجہ پرویز احمد خان۔ (راجہ نسیم احمد۔ صدر جماعت احمدیہ نونہ مئی کشمیر)

کوتہ وینکٹہ گری: بتاریخ 27-01-2013 بروز اتوار بعد نماز ظہر وعصر جماعت احمدیہ KOTTHA VEKATAGIRI ضلع کھمّ میں مکرم شیخ سوندمیاں صاحب صدر جماعت کوتہ وینکٹہ گری کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اس جلسے کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے کیا گیا۔ اس جلسے میں چار تقاریر، دو نظمیں ہوئیں۔ تلاوت قرآن پاک مکرم شیخ یعقوب صاحب معلم سلسلہ جنکلہ پالم۔ نظم مکرم محمد یعقوب صاحب کوتہ وینکٹہ گری نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم محمد اکبر صاحب نمائندہ زونل انچارج ورنگل نے کی۔ دوسری نظم مکرم محمد حسین صاحب معلم سلسلہ کپتان بنجرہ نے پڑھی۔ دوسری تقریر مکرم شیخ ناگل میرا صاحب صدر جماعت کپتان بنجرہ نے کی۔ تیسری تقریر مکرم سید کریم صاحب ایریا انچارج کھمم نے کی۔ اختتامی تقریر وشکریہ احباب مکرم محمد یعقوب صاحب کوتہ وینکٹہ گری نے کی۔ شاملین جلسے کی کل تعداد 50 تھی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ (سید کریم۔ ایریا انچارج کھمم ورنگل زون آندھرا پردیش)

کوٹپلہ (اڑیسہ) ۲۶ جنوری ۲۰۱۳ء جماعت احمدیہ کوٹ پلہ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم تبارک خان صاحب جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد عمل میں آیا اس جلسہ میں دو تقاریر مکرم کمال الدین خان معلم سلسلہ و مکرم عثمان خان صاحب نے کیں۔ اس روز بچوں کے علمی و ورزشی مقابلے کرائے گئے۔ جلسہ میں دو صد سے زائد احباب شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس کے بہتر نتائج عطا فرمائے۔

(کمال الدین خان معلم سلسلہ)

سرکل مالدہ (بنگال) جماعت احمدیہ بنگال کے سرکل مالدہ کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں بتاریخ ۲۵ جنوری تا ۲۹ جنوری ۲۰۱۳ سیرۃ النبی ﷺ کے اجلاسات کا انعقاد کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کشمنڈی، پانی سالہ، بہارال، نیاٹولہ واجیت پور کالونی، شیتل پور، مالدہ، (سیف اللہ خان معلم اصلاح وارشاد مالدہ)

پریس کانفرنس برموقع جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

موسیٰ بنی: بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۲ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے موقع پر ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ٹی وی کے پانچ اور اخبارات کے سات نمائندے شامل ہوئے۔ اس موقع پر محترم زونل امیر صاحب رانچی زون، محترم صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی، محترم قائد مجلس موسیٰ بنی، محترم نائب قائد خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی، فیض احمد خان معلم سلسلہ، مکرم رزاق احمد معلم سلسلہ، مکرم فہیم احمد معلم سلسلہ سُردہ، مکرم مزمل نیاز معلم سلسلہ اور خاکسار غلام احمد مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج وزونل پریس سیکرٹری موجود تھے۔ محترم زونل امیر صاحب نے میڈیا کے نمائندگان کو بتایا کہ جماعت احمدیہ آنحضور ﷺ کے خلاف بنائی گئی ناپاک فلم کی شدید مذمت کرتی ہے۔ (غلام احمد مبلغ انچارج رانچی)

ساونت واڑی گووا: بتاریخ ۳۰ ستمبر ۲۰۱۲ بروز اتوار مکرم شیخ اسحاق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ممبئی زون مہاراشٹر کی زیر صدارت جماعت احمدیہ شیرلہ، ساونت واڑی و واسکو گوآ، میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم مکرم اعجاز احمد صاحب نے پڑھی بعد ازاں خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی سیرت بحیثیت رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مجیب احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبد الشکور صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تقریر کی۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔ صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد فضل سارکی مبلغ سلسلہ)

جلسہ یوم امہات وتربیتی کلاس

کانپور: ۱۱ نومبر ۲۰۱۲ محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ یوم امہات وتربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا بعدہ محترمہ شاداں فرحت صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا، محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ کشور جہاں، محترمہ سروری بیگم، محترمہ مریم بیگم، محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شاہدہ پروین صدر لجنہ اماء اللہ کانپور)

عید ملن پارٹی

کٹک اڑیسہ: بتاریخ ۳۱/ اکتوبر ۲۰۱۲ بروز بدھ جماعت احمدیہ کٹک زون کی طرف سے اکبری ہوٹل میں عید ملن پارٹی منعقد کی گئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرم زونل امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کٹک کا مختصر تعارف پیش کیا۔ مکرم فیروز الدین خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کٹک نے مہمانان کرام کا تعارف کروایا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں وکلا، ڈاکٹرز، پروفیسرز، پولیس افسران وسیاسی لیڈر صاحبان موجود تھے بعض نے اپنے تاثرات پیش کئے نیز جماعت کے خدمت خلق کے کاموں کو سراہا۔ ایک پروفیسر صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں امن و بھائی چارہ کو فروغ دینے میں کوشاں ہے۔ مکرم زونل امیر صاحب کٹک نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کتاب لائف آف محمد کا تحفہ پیش کیا۔ عید ملن پارٹی کی خبریں یہاں کے معروف اخبار ''سماج'' میں بھی شائع ہوئیں۔ (سید طاہر زونل امیر کٹک زون)

پریس کانفرنس

شیرلہ ساونت واڑی: یکم اکتوبر ۲۰۱۲ء کو آنحضرت ﷺ کے متعلق توہین آمیز فلم کی مذمت کرنے کیلئے ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اخباری نمائندگان کے سوالات کے جواب مکرم اسحاق احمد صاحب امیر جماعت نے دیئے۔ تمام نمائندگان کو مقامی زبان مراٹھی میں پریس ریلیز دی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اس پریس کانفرنس کو منعقد کرنے کی غرض وغائیت بتائی۔

۲/ اکتوبر ۲۰۱۲ کو مقامی چھ اخبارات نے جماعت کے پیغام کو شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ اس پریس کانفرنس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ اور آنحضرت ﷺ کی استہزا کرنے والوں کو خود اپنی پکڑ میں لے۔

(محمد فضل سارکی مبلغ سلسلہ ساونت واڑی)

ہندوستان کے مختلف بک فیئرز میں جماعت احمدیہ کے بک اسٹالز

دھلی: اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل واحسان ہے کہ ''ورلڈ بک فیئر'' کے بعد جماعت احمدیہ دہلی نے پرگتی میدان دہلی میں ''دہلی بک فیئر'' میں ایک اسٹال لگایا جو یکم ستمبر سے ۹ ستمبر ۲۰۱۲ تک چلا۔ اس بک فیئر میں ہندوستان کے نامور پبلشرز اور نمائندگان نے حصہ لیا۔ ورلڈ بک فیئر کی طرز پر پیغام حق کو موثر رنگ میں پہنچانے کیلئے محترم امیر صاحب دہلی نے ایک ٹیم تشکیل دی۔ ۴ ستمبر کو مکرم عبد العلیم آفتاب صاحب اور ایک خادم نے تبلیغ کے کام سرانجام دیئے۔ تمام رضا کاران نے خلوص سے اپنے فرائض نبھائے۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ روزانہ کم وبیش ایک ہزار افراد کو جماعت کا تعارفی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ہر طبقہ فکر کے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ غیر از جماعت لوگ بھی کافی تعداد میں ہمارے اسٹال پر تشریف لائے۔

مخالفین احمدیہ کے اسٹال پر جماعت مخالف لٹریچر بھی موجود تھا احباب اور ان کے علما بھی ہمارے اسٹال پر تشریف لاتے تھے۔ اللہ کے فضل سے غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جواب بھی جماعت کی طرف سے دیئے گئے۔ جماعت کی طرف سے لیف لیٹس کی تقسیم بھی ہوئی۔ نمازوں کی پابندی کا خیال بھی رکھا گیا اور نمازیں پاس کے ایک پارک میں باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔ جس کا بہت اچھا اثر پڑا۔ اللہ کے فضل سے بک فیئر نہایت کامیاب رہا اور نئے رابطے قائم ہوئے اور اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (عبد الہادی کاشف۔ مبلغ سلسلہ دہلی)

آسام: ۳ دسمبر ۲۰۱۲ تا ۱۱ جنوری ۲۰۱۳ نارتھ ایسٹ بک فیئر آسام منعقد ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بک اسٹال لگایا گیا۔ چھ ہزار لیف لیٹس بزبان بنگالی، انگریزی، ہندی اور اردو میں تقسیم کیے گئے۔ بعض لوگوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ مسلمانوں کی طرف سے بھی یہ بک اسٹال لگا۔ بعض احباب کو قرآن مجید کا تحفہ بھی دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس بک اسٹال کے بہترین اور دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔

(سلطان احمد ظفر۔ ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند)

بنگلور: اللہ کے فضل سے ۱۴ دسمبر تا ۲۳ دسمبر ۲۰۱۲ جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے دس روزہ

بک سٹال کا اہتمام کیا گیا۔محترم امیر صاحب بنگلور کی ہدایت کے مطابق تمام پروگرام ترتیب دیئے گئے۔مکرم شاہد بدر الدین صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور کی نگرانی میں اسٹال لگایا گیا اسٹال میں ۴۵ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بک سٹال کی زینت وکشش کا مرکز تھے۔اس کے علاوہ جماعتی کتب بھی رکھی گئیں۔بک سٹال کیلئے ساٹھ ہزار کی تعداد میں چارفولڈر شائع کئے گئے۔جومفت تقسیم کئے گئے۔بک سٹال سے پچاس ہزار تعلیم یافتہ افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔افراد جماعت نے بھرپور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔مبلغین کرام، معلمین کرام، لجنہ وناصرات نے بھی بھرپور تعاون دیا اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس کے بہترنتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد کلیم خان۔مبلغ انچارج بنگلور)

مالدہ: (بنگال) ۱۶ تا ۲۳ جنوری ۲۰۱۳ ضلع مالدہ کے سرکاری بک فیئر میں احمدیہ مسلم جماعت مالدہ کی جانب سے بک اسٹال لگایا گیا اس بک اسٹال میں کئی سیاسی، مذہبی شخصیات کولٹریچر دیا گیا۔بک اسٹال کو کامیاب بنانے کیلئے مکرم نورالزمان صاحب، صابرعلی ملا صاحب اور دیگر احباب نے خصوصی تعاون دیا۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔(سیف اللہ خان معلم مالدہ)

تربیتی کیمپ

محبوب نگر (حیدرآباد) بتاریخ ۲۲ راکتوبر تا ۲۴ راکتوبر ۲۰۱۲ سہ روزہ تربیتی کیمپ زیر اہتمام جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ منعقد کیا گیا جس میں سرکل محبوب نگر کے ۵۷ خدام واطفال نے حصہ لیا۔کیمپ میں قرآن کریم، حدیث، دینی معلومات، دعائیں وغیرہ سکھائی گئیں۔تمام طلباء کی ان کی عمروں کے حساب سے کلاسیں تقسیم کی گئیں۔تینوں دن بعد نماز فجر تا مغرب مسلسل کلاسز جاری رہیں۔بعد نماز عصر تا مغرب کھیلوں کا وقفہ ہوتا تھا۔آخر میں طلباء کا دینی امتحان بھی لیا گیا۔آخری دن بعد نماز عصر اختتامی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم محمود احمد بابو صدر جماعت چنتہ کنٹہ نے کی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد ترانہ پیش کیا گیا۔بعدہ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔اس کے بعد نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔آخر میں صدر صاحب نے حاضرین کو نصائح فرمائیں۔اللہ تعالیٰ جملہ معاونین، مبلغین کو جزاء عظیم سے نوازے۔نیز کیمپ کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔آمین

۲۳ راکتوبر کو مقامی پانچ اخبارات Enadu, Andra jyoti, Andhra Bhumi , Sakshi, Namasthe, Telangana میں خبریں شائع ہوئیں۔

(شبیر احمد یعقوب سرکل انچارج محبوب نگر)

ہبال۔رائن ھلی: (ساؤتھ کرناٹک) بتاریخ ۲۲ و ۲۳ اکتوبر ۲۰۱۲ بمقام ہبال دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر سرکل رائن ہلی کی ۶ ھبلی سرکل کی ۶ جماعتوں سے ۸۰ خدام واطفال و ناصرات نے شرکت کی۔اس تربیتی کیمپ میں بنیادی دینی معلومات دی گئیں۔علاوہ ازیں تربیتی تقاریر بھی ہوئیں۔دعا ہے اللہ تعالیٰ اس تربیتی جلسہ کے بہترنتائج ظاہر فرمائے۔

(شیخ برہان احمد مبلغ انچارج رائن ھلی)

ایک روزہ تربیتی جلسہ وافتتاح مسجد

دولت پور پنجاب: ۲۵ نومبر ۲۰۱۲ بمقام دولت پور ڈھڈا نئی تعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک روزہ تربیتی جلسہ بعنوان بین المذاہب امن کانفرنس کے نام سے منعقد ہوا۔جس میں بڑی تعداد میں گاؤں سے سکھ اور ہندو احباب شریک ہوئے۔قادیان سے بطور نمائندہ مکرم ظہیر احمد خادم صاحب، سلطان احمد ظفر صاحب، تنویر احمد خادم صاحب تشریف لائے۔مسجد کا افتتاح مکرم ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے کیا بعدہ جلسے کی کاروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم تاج محمد صاحب زعیم انصار اللہ نے کی۔جلسے میں مکرم تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر شمالی ہند، مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند، اور مکرم نسیم طاہر صاحب زونل امیر لدھیانہ زون نے تقریریں کیں۔بعدازاں پرمیندر صاحب سرپنچ دولت پور ڈھڈا، بلوندر سنگھ سرپنچ ولکھا پور ڈھڈا، جگراج سنگھ سابق سرپنچ دولت پور ڈھڈا نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس علاقہ میں کیے گئے کاموں کی تعریف کی اور نئی تعمیر مسجد کی مبارک باد دی۔مکرم مہتاب محمد صاحب صدر جماعت دولتپور ڈھڈا نے شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔اور معزز غیر مسلم مہمانان کو شال پہنائی گئی۔محترم ظہیر احمد خادم صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اس موقع پر لنگر کا بھی انتظام تھا۔سات اخبارات نے مسجد کے افتتاح کی خبریں شائع کیں۔

(شیخ منان۔سرکل انچارج جالندھر، لدھیانہ زون۔پنجاب)

بقیہ: تمباکو نوشی از صفحہ 2 (اداریہ)

مجبوری ہو یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔" (البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ صفحہ ۱۰)

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تمباکو نوشی ترک کرنا ممکن ہے بس ضرورت اس بات کی ہے کہ قوت ارادی اور ایمان مضبوط ہو۔تمباکو نوشی ترک کرنا کوئی ریاضت یا نفس کشی نہیں ہے۔ایسی متبادل اشیاء موجود ہیں جو سگریٹ، حقہ گٹکا وغیرہ کی جگہ ہر انسان لے سکتا ہے جبکہ اسے ترک کرنے کے بے شمار فوائد ہیں۔تمباکو نوشی چھوڑ دینے پر غذا پہلے سے زیادہ لذیذ محسوس ہوتی ہے۔ناک حلق اور پھیپھڑے دھوئیں کی کثافتوں سے صاف ہو جاتے ہیں۔باغ کی سیر کرتے وقت انسان پھولوں اور پودوں کے نظاروں سے محظوظ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی مہک سے بھی لطف اندوز ہو سکتا ہے۔صبح بیدار ہونے پر گلے میں بلغم جمع ہوا نہ ہوگا اور دن بھر کھانسی کھانس کر گلا صاف کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ابتدا میں اگرچہ تمباکو چھوڑنے والے کو بے چینی اور بیقراری کی تکلیف ہو سکتی ہے لیکن جلد ہی وہ گہرا سکون اور تازگی محسوس کرنے لگے گا۔

اگر کوئی شخص تمباکو نوشی چھوڑنا چاہتا ہے تو دل کی گہرائیوں سے یہ مصمم ارادہ کرے کہ اب اُس کا اور سگریٹ نوشی کا ساتھ ختم اور ان تجاویز پر عمل کرے۔انشاء اللہ مثبت نتائج ظاہر ہوں گے۔

۱۔تمباکو نوشی ترک کرنے کے ارادے سے دوسروں کو آگاہ کیجئے۔قریبی احباب کو مطلع کیجئے کہ آپ سگریٹ نوشی چھوڑنے کا فیصلہ کر چکے ہیں اس طرح جب کوئی شخص سگریٹ اور تمباکو کی طلب کے ہاتھوں خود کو مجبور ہوتا محسوس کرے گا تو دوستوں کے طنزیہ جملوں اور قہقہوں کا تصور اسے محفوظ رکھے گا۔

۲۔عادات کے ترک میں کوئی استثنا نہ رکھیں۔یوں ارادہ نہ کریں کہ میں ویسے تو سگریٹ سے دور رہوں گا مگر فلاں فلاں موقعوں پر پی لیا کروں گا۔عادت کی ایک قسم بھی ہماری کئی فتوحات کو خاک میں ملا دیتی ہے۔یہ سوچ کہ "صرف ایک سگریٹ یا ایک گٹکا کھالینے سے کوئی مضائقہ نہیں" سگریٹ کی طلب کو زندہ رکھتی ہے۔یادرکھیں ترغیب کے ہر موقع پر "نہ" کہہ کر آپ اپنی اگلی "نہ" کو آسان بنا سکتے ہیں۔اس طریق پر مکمل طور پر تمباکو نوشی ترک کرنا ممکن ہے۔

۳۔خصوصاً خود کو ترغیبات کی زد میں لائیے۔اپنے ارادے کو مضبوط کرنے کیلئے کم از کم ایک بار خود کو کسی ترغیب کے سامنے آزمائیں۔تمباکو نوش احباب کو دیکھ کر خود کو بہتر محسوس کریں کہ آپ اسے ترک کر چکے ہیں۔جس مضرات میں یہ لوگ مبتلا ہیں آپ اب اس سے باہر ہیں۔اسی طرح جب کوئی تمباکو نوشی چھوڑنے کی آزمائش کو جان بوجھ کر سخت بنائے گا تو یہ اُس پر آسان ہو جائے گی۔اور جلد ہی وہ شخص اس لغو اور مضر عادت سے باہر نکل سکتا ہے

۴۔بعض دفعہ آدمی تمباکو نوشی ترک کرنے کے دوران اپنی دوسری مضر عادتوں کی اصلاح کا کام بھی بیک وقت شروع کر دیتا ہے اور وقتی جوش کے زیر اثر اپنی شخصیت کو ہر لحاظ سے ایک ساتھ مثالی بنانے لگ جاتا ہے اور پھر تھوڑے ہی دنوں میں قوت ارادی اور کمزوری پڑ جاتی ہے۔لہذا تمباکو نوشی کی عادت ترک کرتے وقت صرف یہی ایک عادت ترک کریں۔

۵۔تمباکو نوشی خصوصاً سگریٹ اور گٹکا کی طلب کو دور کرنے کیلئے اپنی مرغوب اشیاء کو فی چاکلیٹ مشروبات وغیرہ سے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے اور طلب ہونے پر ان چیزوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۶۔جو احباب سگریٹ نوشی گٹکا وغیرہ ترک کرنا چاہتے ہیں اور اس میں بڑی مشکل پیش آتی ہو تو اس کے لئے ہومیوپیتھی دوا سے بھی مدد لی جا سکتی ہے ٹیکم ۲۰۰ نیز سگریٹ کے بداثرات دور کرنے کیلئے نکس وامیکا ۳۰ بڑی اچھی دوا ہے۔

انشاء اللہ اگلی قسط میں ایسے بہت سے احباب کے واقعات پیش کیے جائیں گے جنہوں نے حقہ نوشی اور دیگر لغویات سے اپنی قوت ایمان اور مصمم ارادہ سے فتح پائی۔(جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

اعلان نکاح

۲۹ جنوری ۲۰۱۳ کو مسجد مبارک قادیان میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم آصف اقبال کا نکاح عزیزہ عفیفہ تبسم بنت مکرم عبد الحفیظ صاحب اُستاد ساکن گلبرگہ (کرناٹک) کے ہمراہ ایک لاکھ اکیاون ہزار روپے حق مہر پر اور دوسرے بیٹے عزیزم عامر اقبال کا نکاح عزیزہ فوزیہ عصمت بنت مکرم ڈاکٹر محمد کریم احمد خان صاحب آف فیض آباد یوپی کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا۔الحمدللہ۔احباب کرام کی خدمت میں ہر دو نکاحوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد اقبال۔انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان)

پندرہ روزہ فضل عمر درس القرآن کلاس قادیان

الحمد للہ نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقفِ عارضی کی طرف سے قادیان میں 10 جنوری تا 24 جنوری 2013 دوسری پندرہ روزہ ''فضل عمر درس القرآن کلاس'' منعقد کی گئی۔ یہ کلاس مسجد دارالانوار میں لگائی گئی جس میں صوبہ جموں وکشمیر، پنجاب، ہریانہ اور یوپی سے نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کلاس کا افتتاح 10 جنوری کو محترم ناظر اعلیٰ صاحب وامیر مقامی قادیان نے کیا۔ اس کلاس میں پڑھانے کے لئے نظارت کی طرف سے ایک سلیبس تیار کیا گیا جس میں صحت تلفّظ سے قرآن مجید سکھانے کے علاوہ قرآن مجید کا ترجمہ، احادیث، بنیادی عربی قواعد اور علم الکلام کے مضامین بھی پڑھائے جاتے رہے اس کے لئے باقاعدہ پانچ استاد مقرر کئے گئے جو روزانہ آدھا آدھا گھنٹہ کلاس لیتے رہے۔ اس کے علاوہ روزانہ الگ الگ منتخب موضوعات پر

45 منٹ کی تقریر بھی کروائی جاتی رہی۔ نیز ایک دن مجلس سوال وجواب کا انعقاد بھی کیا گیا۔ آخر پر تمام شاملین کا تحریری وزبانی امتحان لیا گیا جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کے درمیان انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ 24 جنوری 2013 کو اس کلاس کی اختتامی تقریب محترم جلال الدین نیّر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بہترین نتائج ظاہر کرے۔ اور لوگوں کے دلوں میں قرآن کی محبت بھر دے۔ آمین۔

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقفِ عارضی قادیان)

ایک روزہ تربیتی کیمپ چینئی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد ہادی ،سینٹ تھامس ماؤنٹ ،چینئی کا افتتاح 2008 میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے ہوا تھا جس کے افتتاح پر ۲۴ نومبر ۲۰۱۲ کو چار سال مکمل ہوئے۔ اس مبارک موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے حلقہ سینٹ تھامس ماؤنٹ ،چینئی کی جانب سے مورخہ ۲۵ نومبر بروز اتوار "ایک روزہ تربیتی کیمپ" منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ وناصرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جن کی مجموعی تعداد 220 تھی۔ خاکسار کی زیر صدارت پہلی نشست کا آغاز صبح 10:00 بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم مولوی نعمت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی۔ اور مکرم مولوی سلطان محی الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے ترجمہ پڑھا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب کے ساتھ جُملہ حاضرین نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم ایس۔ ایم۔ مظفر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سُنائی۔ بعد ازاں اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی کے۔ وی۔ محمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ سنٹ تھامس ماؤنٹ نے کی۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم او۔ ایم۔ مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ چینئی نے کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ نشست برخاست ہوئی۔

مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی تھی۔ جس میں دو مبلغین کرام مکرم او۔ ایم مزمل صاحب مبلغ سلسلہ چینئی اور مکرم سلطان محی الدین صاحب مبلغ سلسلہ تٹہ چیری نے سوالوں کے جوابات دیئے۔ بعد ازاں ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی تھی۔ جس کا عنوان "دعوت الی اللہ" تھا۔ بالآخر یہ مجلس بھی بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں شام 5 بجے خاکسار کی صدارت میں اختتامی اجلاس کی کاروائی شروع کی گئی۔ جس میں مکرم عبد الحق صاحب نے تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ کی۔ اس کے بعد خاکسار نے عائلی مسائل کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے دعا کرائی جس کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔ (ایم۔ بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ چینئی)

منقولات: راشٹریہ سہارا لکھنؤ مورخہ ۱۸ نومبر ۲۰۱۲

باغپت میں قادیانیوں کی سرگرمی کی خبر بے بنیاد

نام نہاد لوگوں کے ذریعہ مسلمانوں میں ذہنی خلفشار پیدا کرنے کی علماء کی شدید مذمت

18.11.12

مجلس خدام الاحمدیہ کی پلاٹینم جوبلی کی مناسبت سے ۶۴ ویں یوم جمہوریہ ۲۶ جنوری ۲۰۱۳ کو پانی اور سافٹ ڈرنک کی تقسیم

احمدیہ مسلم جماعت شموگہ کی جانب سے مورخہ ۲۶ جنوری ۲۰۱۳ کو یوم جمہوریہ کے موقع پر ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' کے بینر تلے نہرو سٹیڈیم شموگہ میں پانی کی سبیل لگائی گئی۔ اس تقریب میں ۳۴ سکولوں کے طلباء، اساتذہ اور شہر کے دیگر معززین ڈاکٹر، وکیل، سیاسی ومذہبی لیڈر، آٹھ ہزار کی تعداد میں شریک ہوئے۔ مہمانِ خصوصی عزت مآب کے ایس ایشورراپا چیف منسٹر کرناٹک وڈپٹی کمشنر جناب ویدا مورتی صاحب جماعت احمدیہ کے سٹال میں تشریف لائے اور لوگوں کو پانی تقسیم کیا۔ جماعت احمدیہ کے خدام کے ساتھ اس موقع کی چند تصاویر۔ (میر اعظم زکریہ۔ سیکرٹری اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ)

حاصل مطالعہ:

مشرک جہنم میں

تمام مذاہب کی بنیاد توحید الٰہی پر قائم ہوئی ہے۔قدیم مذاہب میں ہندو دھرم کا بھی شمار ہوتا ہے اس مذہب کی بنیاد بھی خالص توحید الٰہی پر قائم تھی۔ بعد میں مرورِ زمانہ کے باعث یہ دھرم بھی نورِ توحید سے دور شرک کی دلدل میں پھنستا چلا گیا۔ویدک زمانہ کے قدیم مذہبی لٹریچر میں توحید کا ذکر پایا جاتا ہے۔تمام مذاہب میں مشرک لوگوں کی سزا جہنم بتائی ہے اور جہنم سے اور اس کی سزا سے لوگوں کو ڈرایا ہے۔

ہندو دھرم گرنتھوں میں سے یجر وید(برہم واکیہ) کا خاص مقام ہے۔اس گرنتھ کا فارسی زبان میں ترجمہ جناب منشی فاضل دیارام تحصیلدار نے پیش کیا تھا اور اس ترجمہ کو رام پریس میرٹھ شہر سے ۱۸۹۹ء میں شائع کیا تھا۔

منشی دیارام جی تحصیلدار جی یجر وید حصہ سوم صفحہ ۲۰۴ ادھیائے ۴۰ منتر ۱۲ کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

”جو فانی سنسار میں غیر فانی(برہم) اور ناپاک میں پاک اور تکلیف میں آرام اور جسم میں آتما کی شکل (یعنی حلول) جہالت کی یعنی ایشور کی جگہ دنیاوی چیزوں کی اُپاسنا کرتے ہیں۔وے نگاہ روکنے والے(گھٹا ٹوپ) اندھیرے(گمراہی) میں اور نہایت درجہ جہالت (بیدینی) میں پڑے ہوئے ہیں“

(یجر وید حصہ سوم۔صفحہ ۲۰۴ ادھیائے ۴۰ منتر ۱۲ رام پریس میرٹھ شہر)

منتر کا مطلب ہے کہ جو لوگ کسی فانی انسان مشاہیر وعناصر وغیرہ کو غیر فانی ہستیاں عقیدۃً مانتے ہوں وہ لوگ جہالت، بیدینی کے باعث خدا کی جگہ دنیاوی چیزوں یعنی مورتی اور مشاہیر کی پوجا کرتے ہیں۔وے شرک کی ظلمت، بیدینی میں پڑے ہوئے ہیں۔تمام مذاہب مشرک کو جہنمی قرار دیتے ہیں۔اور اس کی سزا سے ڈراتے ہیں۔ (مرسلہ: خورشید احمد پربھاکر، درویش قادیان)

تبلیغی جلسہ

بنگلور: ۴ نومبر ۲۰۱۲ بروز اتوار بعد نماز عصر احمدیہ مسجد ولسن گارڈن بنگلور میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ساؤتھ کرناٹک نے کی۔تلاوت قرآن اور نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے بعنوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کی۔دوسری تقریر مکرم وجیہ اللہ صاحب نے کی۔جلسہ کی آخری تقریر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اسلام کے موضوع پر کی۔(محمد کلیم خان۔مبلغ انچارج ساؤتھ کرناٹک)

تربیتی اجلاس

کیرلہ: ۲۰ جنوری ۲۰۱۳ مسجد بیت القدوس میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔جس میں تلاوت و نظم کے بعد مربیان کرام نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔اس اجلاس میں چند افراد کو بیعت کر کے جماعت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔الحمدللہ۔قارئین کی خدمت میں نومبائعین کی استقامت کیلئے اور جماعت احمدیہ کالیکٹ کی مساعی میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سلطان احمد ظفر۔ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند)

اجتماع انصار اللہ

دھولپور: (راجستھان) اللہ تعالیٰ کے فضل سے دھولپور میں ۲۲ دسمبر ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ مجلس انصار اللہ کا اجتماع منعقد ہوا جس میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم ماسٹر سعید صاحب زونل زعیم برائے دھولپور زون اور مکرم ٹی عبدالناصر صاحب امیر راجستھان موجود تھے۔افتتاحی تقریب زیر صدارت مکرم ماسٹر سعید صاحب زونل زعیم شروع ہوئی۔مکرم ٹی عبدالناصر صاحب امیر راجستھان نے تقریر کی۔اس اجلاس میں ۱۸ مجالس کے ۷۵ سے زائد افراد نے شرکت کی۔(طاہر احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ)

کیا آپ نے اس ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس منعقد کر کے اس کی رپورٹ دفتر اصلاح وارشاد میں بھجوادی ہے

(نظارت اصلاح و ارشاد قادیان)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۵

وانا الیہ راجعون۔حضور نے فرمایا کہ آپ بہت نیک، متقی اور محنتی طالب علم تھے۔اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔جب انہوں نے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں پڑھنے کا ارادہ کیا تو گھر والوں نے بہت مخالفت کی لیکن یہ اپنے عہد پر قائم رہے۔گذشتہ سال جب چھٹیوں میں اپنے گھر گئے تو والدین نے ان میں نمایاں تبدیلی دیکھی اور انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

دوسرا جنازہ مکرم چودھری بشیر احمد صاحب کا ہے جن کی وفات ۲۴ نومبر ۲۰۱۲ء کو ۸۲ سال کی عمر میں ہوئی۔آپ کو ۶۱ سال تک مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔آپ کو تین بار اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

تیسرا جنازہ مکرم خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب کا ہے۔جن کی وفات ۵ فروری ۲۰۱۳ء کو راولپنڈی میں ۹۷ سال کی عمر میں ہوئی۔آپ کا سن پیدائش ۱۹۱۶ء ہے اور آپ کا تعلق آسنور کشمیر سے تھا۔آپ کا خاندان کشمیر کے اولین مخلص احمدیوں کا ہے۔آپ کے دادا حضرت حاجی عمر ڈار صاحبؓ اور آپ کے والد حضرت عبدالقادر ڈار صاحبؓ حضرت اقدسؑ کے صحابہ میں سے تھے۔اسی طرح آپ کے چچا حضرت عبدالرحمن صاحبؓ بھی صحابی تھے۔آپ نے مولوی فاضل جامعہ احمدیہ قادیان سے پاس کیا۔آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت میں خاص خدمات کا موقعہ ملا۔

نماز جمعہ کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

❁❁❁

تصحیحات

❁ ۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ نومبر ۲۰۱۲ جو ہفت روزہ اخبار بدر کی جلد ۶۲ شمارہ ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۲۰۱۳ء صفحہ ۳ میں شائع ہوا ہے اس کے ہیڈنگ میں لکھا گیا ہے ”مکرم سعد فاروق شہید صاحب کے والد مکرم ومحترم چودھری نصرت محمود صاحب۔۔۔۔۔جبکہ مکرم چودھری نصرت محمود صاحب شہید مکرم سعد فاروق صاحب شہید کے خسر تھے۔

❁ ۔اخبار بدر جلد ۶۲ شمارہ ۶۔۷ ”مصلح موعود نمبر“ ۷/۱۴ فروری ۲۰۱۳ صفحہ ۱۴ میں مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کی فوٹو کی جگہ پر سہواً مکرم سلطان احمد مبشر صاحب کی فوٹو شائع ہوگئی ہے احباب درستی کر لیں۔(ادارہ)

”اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں“

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
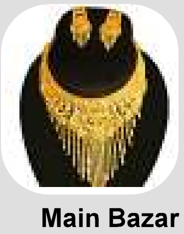
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
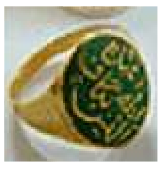
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویا اور خوابوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 فروری 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج بھی میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی خوابیں اوررویا پیش کروں گا۔جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا خدا سے تعلق اور خدا کا ان سے سلوک کیا تھا۔

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب بیعت ۱۹۰۵ء فرماتے ہیں کہ ایک دن میں دن کے وقت فاقے کی حالت میں لیٹا ہوا تھا۔میری بیوی مجھے دبانے لگی۔اسی حالت میں مجھے نیند آگئی۔خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نیلے کپڑوں والی میرے گھر پر آئی ہے۔اس کے ایک ہاتھ میں دودھ کا کٹورا ہے اور کہتی ہے کہ میاں جی یہ دودھ پی لیں یہ میں آپ کیلئے لائی ہوں۔اس کو پینے لگا تو اس نے کہا کہ میاں جی اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے آپ اسے ملا لیں۔جب میں دودھ میں شکر ملانے لگا تو میری آنکھ کھل گئی۔میری بیوی کہنے لگی کیا آپ ڈر گئے ہیں؟ میں نے کہا ڈرا نہیں ایک خواب دیکھا ہے اور وہ خواب اپنی بیوی کو سنا دیا۔تھوڑی دیر گزری تھی کہ اسی طرح نیلے کپڑے پہنے ہوئے ایک عورت ہاتھ میں دودھ کا کٹورا لئے گھر پر آئی اور کہنے لگی کہ یہ دودھ پی لیں۔جب میں اس کو پینے لگا تو اس نے کہا کہ میاں جی اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے اسے ملا لیں۔میری بیوی نے کہا کہ یہ تو آپ کا خواب ہے جو لفظ بہ لفظ پورا ہو رہا ہے۔

حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر بیعت ۱۹۰۱ء بیان فرماتے ہیں کہ میں ہائی اسکول میں مدرس تھا تو ایک دن حضرت مولوی شیر علی صاحب سے جو ہیڈ ماسٹر تھے کھیلوں کے معاملے میں جن کا میں انچارج تھا کچھ اختلاف ہوگیا۔اسی رات میں نے تہجد میں دعا کی تو مجھے ایک کاغذ پر لکھا ہوا دکھایا گیا کہ نو ٹورنامنٹ نو گیمز۔اس کے بعد کہتے ہیں میں بیمار ہو کر ٹورنامنٹ میں شامل نہ ہوسکا۔نیز ٹورنامنٹ کے دنوں میں شدید بارش ہونے کی وجہ سے گورداسپور ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹورنامنٹ بند کر دیا۔ہمارے طلبا کو بہت خوشی ہوئی کہ ایک الہام پورا ہوگیا ہے۔جب اس کی ساری تفصیل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں پہنچی تو حضورؑ نے لکھا کہ آپ کا الہام بڑی صفائی سے پورا ہوا یہ آپ کی صفائی قلب کی علامت ہے۔

حضرت امیر خان صاحب بیعت ۱۹۰۳ فرماتے ہیں کہ جنوری ۱۹۱۷ میں میں نے خواب میں ایک شخص کو سرپٹ گھوڑا دوڑاتے چلے آتے دیکھا۔اس شخص نے کہا کہ میں بادشاہ ہوں اور احمد علی میرا نام ہے۔تب میں نے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھایا اور وہ بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہوا۔جب ہم دعا سے فارغ ہوئے تو وہ سرپٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے واپس چلا گیا اور اپنے لشکر سے جاملا اور مخالف لشکر سے مقابلہ کرنے لگا جو بظاہر طاقتور نظر آتا تھا اور خوب سج دھج کر کھڑا تھا اور اس کا مقابلہ مشکل نظر آتا تھا۔تب کسی نے کہا کیا مور کی سجاوٹ کم ہوتی ہے مگر جوں ہی بندوق کی آواز سنتا ہے فوراً بھاگ جاتا ہے۔اسی طرح مخالف کا لشکر بھاگ جائے گا۔پھر کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اصل طاقت خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید ونصرت کی ہوتی ہے جو کام دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہوتا ہے وہ ظاہری شان وشوکت سے نہیں ہوتا۔ہاں ایک وقت مقرر ہے ہر کام کا اور اس وقت کے آنے پر اللہ تعالیٰ اس کا انجام دکھاتا ہے۔

حضرت میاں امام الدین صاحب بیعت ۲۳ نومبر ۱۸۹۹ء فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کنڈے میں حضورؑ ٹھہرے ہوئے تھے میں نے حضورؑ کی خدمت میں کچھ رقم پیش کی شاید ۲۰ روپے سے دو تین روپے کم تھے۔حضورؑ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کیسے ہیں؟ میں نے کہا کہ حضور مجھے خواب آئی تھی کہ میں نے اتنی رقم حضور کی خدمت میں پیش کی ہے۔خواب پوری کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں امام الدین صاحب کی خواب بیان کی جس میں انہوں نے ایک ہندو سادھو جسے کوڑھ تھا اور اس نے رہبانیت اختیار کی ہوئی تھی ، کے نقلی سونے کی حقیقت ظاہر کی اور اُسے اور اس کے شاگردوں کو رہبانیت کے بدنتائج سے آگاہ کیا۔حضور انور نے رہبانیت کے متعلق فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے خلاف جو بھی غیر فطری عمل ہے، قانون ساز ادارے ان کیلئے قانون بنانے لگ جاتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کا قانون بھی حرکت میں آتا ہے اور قوموں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔فرمایا آج کل جو احمدی دنیا کے ہر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں ان غیر فطری امور کا حصہ نہ بننے کیلئے انہیں بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت عبد الستار صاحب ولد عبد اللہ صاحب بیعت ۱۸۹۲ء فرماتے ہیں کہ میری بیوی نے مجھے خواب سنائی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے دو روپے دیئے ہیں۔جب مقدمہ فتح ہوا تو حضرت صاحب نے مجھے دو روپے دیئے۔اس طرح وہ خواب پورا ہوا اور میں نے اپنی بیوی کو وہ دونوں روپے دیکر خواب پورا کر دیا۔

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ یکم جون ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب کے اندر ایک صاف پانی سے مچھلیاں پکڑنی شروع کیں کہ اتنے میں ایک طوفان آیا۔وہ ذرا ہی کم ہوا تھا کہ زلزلہ سے زمین ہلنی شروع ہوگئی اور میں زمین کو ہلتے دیکھ کر سربسجود ہوگیا اور سجدے میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں ایک اور زلزلہ آیا جس پر لوگوں نے کہا کہ یہ تو معمولی زلزلہ ہے۔جب انہوں نے یہ کہا تو میں نے دل میں کہا کہ تم بھی سربسجود رہو زلزلہ آتا ہے۔اس کے بعد ایک ایسا زلزلہ آیا جس سے بہت سخت تباہی ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ شاید آئندہ زلزلوں کی ان کو اطلاع دی گئی ہے۔جنگ عظیم کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے۔فرمایا اس میں یہ سبق ہے کہ آفات کی حالت کو دیکھ کر انسان کو لاپروا نہیں ہوجانا چاہیئے بلکہ ہمیشہ سر خدا کے حضور جھکا رہنا چاہیئے۔تبھی آفات سے بچت ہوسکتی ہے کیونکہ اس زمانے میں زلازل اور آفات کی بہت زیادہ پیشگوئیاں ہیں اس لئے ہمیں ہر وقت اللہ کے آگے جھکے رہنا چاہیئے۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی بیعت ۱۸۹۹ء حضرت عبد الستار صاحب بیعت ۱۸۹۲ء، حضرت مرزا افضل صاحب بیعت ۱۸۹۵ء، حضرت خیر دین صاحب بیعت ۱۹۰۶ء حضرت اللہ دتّا صاحب بیعت ۱۸۹۸ ، حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب بیعت ۱۸۹۴ء کے خواب بیان فرمائے حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت سیرالیون اور بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ منعقد ہو رہے ہیں۔بنگلا دیش کے متعلق حضور نے فرمایا کہ یہاں احمدیت کو پہنچے ایک سو سال ہو چکا ہے۔بنگلہ دیش میں صد سالہ جشن تشکر کے پروگرام بنائے گئے جلسہ سالانہ بھی اس پروگرام کا حصہ ہے۔اس لئے انہوں نے ایک وسیع اسٹیڈیم کرائے پر لے کر جلسے کا انتظام کیا تھا۔جلسہ کی تیاریاں مکمل تھیں۔پرسوں کچھ نام نہاد علمانے ۲۔۳ ہزار کی تعداد میں اپنے چیلے چانٹوں اور جماعت اسلامی کے افراد کے ساتھ جلسہ گاہ پر حملہ کر دیا۔پولیس وہاں کھڑی رہی اور کچھ نہ کیا۔اور پھر ان دہشت گردوں نے ان تمام جلسہ کے انتظامات کو درہم برہم کیا اور اس کو آگ لگا دی۔جس سے کروڑوں کا نقصان ہوا۔یہ ہے ان اسلام کے نام نہاد علم برداروں کا رویّہ۔بہر حال جلسہ کینسل نہیں ہوا اور جماعت کی اپنی جگہ پر ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اپنی حفاظت میں رکھے اور جلسہ بھی اللہ کے فضل سے خیریت سے اختتام پذیر ہو اور ان علما کے شر ان پر اُلٹائے اور اس مالی نقصان کی بھی تلافی فرمائے۔اس کیلئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سیرالیون کے جلسہ کے حوالے سے فرمایا کہ سیرالیون کے علما میں یہ فرق ہے کہ ان میں سے بعض نے خیر سگالی کے جذبات رکھتے ہوئے پیغامات بھجوائے ہیں۔ان میں کم از کم انسانیت ہے۔ہمارے پروگرام میں آ بھی جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا دے اور ان کے دل مزید کھولے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو بھی سمجھنے لگیں۔حضور نے سیرالیون کے جلسے کے بابرکت انعقاد کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کی جماعت بھی بہت زیادہ اخلاص رکھنے والی جماعت ہے اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص ووفا کو مزید بڑھاتا چلا جائے اور جلد تر یہ ملک اور تمام افریقہ احمدیت کی آغوش میں آجائے۔

بعد ازاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین مرحومین کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے مختصر حالات اور دینی خدمات کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا پہلا جنازہ مکرم کریفا کونڈے صاحب کا ہے جو جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طالب علم تھے آپ کی وفات ۳۱ جنوری ۲۰۱۳ء کو ہوئی۔آپ جلسہ سالانہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں وقار عمل کے دوران سیڑھیوں سے گرے۔سر میں شدید چوٹ آئی، ہسپتال لے جایا گیا۔آپریشن کی تیاری ہو رہی تھی کہ ان کی وفات ہوگئی۔انا للہ

(باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 28 Feb 2013 Issue No :9

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
ByAir: 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
:70 Canadian Dollar

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویا اور خوابوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 فروری 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے واقعات وروایات کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اس کے مختلف عنوان بنائے تھے وہ بیان ہوتے رہے۔ آج کا خطبہ اس سلسلہ کا آخری خطبہ ہوگا۔ ویسے میں نے متعلقہ لوگوں کو بھی کہا ہے کہ رجسٹر دیکھ لیں۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ یہ خطبات فروری کے مہینے میں ختم ہو رہے ہیں اور جن روایات پر ختم ہو رہے ہیں ان کا تعلق حضرت مصلح موعودؓ سے ہے۔ بعض روایات گزشتہ خطبہ میں بیان کی تھیں۔ آج ساری روایات حضرت مصلح موعود کے بارہ میں ہیں اور ۲۰ فروری بھی قریب ہے۔ ۲۰ فروری اس لئے تاریخی نہیں کہ مصلح موعودؓ کی پیدائش اس دن ہوئی تھی بلکہ اس لئے اہمیت کی حامل ہے کہ ۲۰ فروری کو جو پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ نے بیان کی تھی یہ اس کے پورا ہونے کا دن ہے۔ اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کی دلیل ہے۔ ان رویا وکشوف میں حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے بارہ میں خوشخبریاں ہیں۔ نیز کے جو لوگ غیر مبائعین ہوگئے تھے وہ ان کے ذریعہ دوبارہ خلافت میں آئے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعودؓ نے جو دور گزارا ہے وہ سختی اور پریشانی کا ہے۔ شروع میں خلافت کا فتنہ اُٹھا۔ بڑے بڑے علماء کہلانے والے خلاف ہوگئے۔ خزانہ ساتھ لے گئے۔ پھر اندرونی اور بیرونی فتنے اُٹھے۔ آپ نے اولوالعزمی سے مقابلہ کیا اور آخر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور آج ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کس کے ساتھ تھی۔

حضور انور نے صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ کی روایات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ بیعت ۱۸۹۴ء کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رویا حضرت خلیفہ اولؓ کی زندگی میں دیکھی جو حضرت محمودؓ صاحب کی خلافت کے بارہ میں تھی۔ جب حضرت خلیفہ اوّلؓ کو چوٹ لگی تھی اور آپ سخت تکلیف میں تھے میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں حضرت محمود کے ہاتھ پر اقرار کرکے کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کا پہلا غلام ہوں۔

حضرت امیر محمود خان صاحب بیعت ۱۹۰۳ کہتے ہیں ۲۳ نومبر ۱۹۱۳ کو میں نے خواب میں ایک سبز درخت دیکھا جس کی ٹہنیاں لٹک رہی تھیں۔ خواب میں حضرت اولوالعزم نے فرمایا کہ شیطان کا گھر اُجڑ گیا اور زمین سے میوہ جات نکلیں گے۔ اس پر بعض احباب نے خواب میں ہی کہا کہ آپ نے شیطان کا گھر کیوں کہا اولوالعزم نے فرمایا کہ میں نے نہیں کہا بلکہ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی شیطان کا گھر کہا ہے۔ الحمدللہ یہ خواب تقرر خلافت ثانیہ کے وقت حرف بہ حرف پورا ہوگیا۔ آپ کی دوسری روایت ہے کہ ۲۴ فروری ۱۹۱۲ کو خواب کے اندر دیکھا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرما رہے ہیں کہ یہ جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیشگوئی کی تھی کہ جب مبارک موعود آئے گا تو تخت نشین ہوگا۔ تو اس سے مراد صاحبزادہ میاں محمود احمد ہیں اور تخت نشینی سے مراد آپ کی خلافت ہے۔ میں نے عرض کی تب آپ کی خلافت کے وقت زمین کا بھی کوئی نشان ظاہر ہونا چاہیئے۔ اس پر خلیفہ اوّل نے فرمایا کہ وہ بھی جلد ظاہر ہوگا۔

حضرت رحم دین صاحب ولد جمال دین صاحب بیعت ۱۹۰۲ عرض کرتے ہیں کہ خلافت ثانیہ کے وقت میں نے رویا میں دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب کرسی پر بیٹھے ہیں اور حضرت میاں صاحب پاس بیٹھے ہیں۔ تب میرے دیکھتے ہی دیکھتے مولوی محمد علی صاحب کا جسم چھوٹا ہونا شروع ہوگیا یہاں تک کہ ایک بچے کے جسم کی مانند ہوگیا اور حضرت میاں صاحب کا جسم بڑھتے بڑھتے رعب اور جلال والے شخص کی مانند ہوگیا۔ اگلے دن صبح میرے دل میں ڈالا گیا کہ حق حضرت میاں صاحب کے ساتھ ہے۔

حضرت امیر محمود خان صاحبؓ اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں مسلمانوں کو کفار کے ہاتھوں گھرے دیکھا۔ جب کوئی صورت بچاؤ کی نہ رہی تو ہم میں سے ایک شخص اُٹھا اور آسمان کی طرف چلا گیا اور آسمان سے ایک قوی ہیکل مخلوق لے کر آیا جس نے کفار کو نیست ونابود کردیا۔

حضرت حکیم محمد عطا صاحب بیعت ۱۹۰۱ء تحریر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کے ایک ماہ بعد حکیم احمد دین صاحب لاہور سے شاہدرہ میرے مکان پر آئے کہ چلو مولوی محمد علی صاحب سے کچھ گفتگو کرتے ہیں۔ اور وہاں ان کی مسجد میں گفتگو دس پندرہ منٹ جاری رہی۔ رات آکر میں نے دعا کی کہ الٰہی محمد علی صاحب نے میرے دل میں کچھ شبہہ ڈال دیا ہے تو خود ہی میرے دل کو سنبھال۔ رات خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ تیزی سے تشریف لا رہے ہیں اور فرمایا کہ اُدھر دیکھو ایک کبوتر باز نہایت حقارت کی نظر سے دوسرے کبوتر کو دیکھ رہا ہے جو کسی دوسرے کی چھتری پر بیٹھ گیا تھا۔ پس جس طرح ایک کبوتر باز دوسرے کی چھتری پر بیٹھنے والے کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اسی طرح تم بھی پیغامی بلڈنگ میں نہ جایا کرو۔ میں نے کہا جی حضور۔

حضرت ڈاکٹر نعمت خان صاحب بیعت ۱۸۹۶ تحریر کرتے ہیں کہ ۱۹۳۰ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک بڑی حویلی ہے اور اس کے چاروں طرف پانی لہریں مار رہا ہے۔ اچانک اندر سے مولوی محمد علی صاحب کو آتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا نصف چہرہ سفید اور نصف سیاہ تھا۔ معاً میرے دل میں خیال آیا کہ پہلی زندگی جو حضرت مسیح موعودؑ سے وابستہ تھی وہ سفید چہرے سے عیاں ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور نے مستریوں کے فتنہ کا مختصر تعارف کراتے ہوئے حضرت مصلح موعود کے صبر وتحمل کا ذکر فرمایا اور آخر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجات بلند فرمائے۔ ہمیشہ ان کی نسلوں کو ان کی نیک دعاؤں کا وارث بنائے اور خلافت احمدیہ سے مضبوط تعلق بنانے کی توفیق دے۔ اور تمام احمدیوں کو شر سے محفوظ رکھے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مکرم سردار محمد صاحب جھنگ پاکستان کی وفات کا ذکر فرمایا اور آپ کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ نہایت بہادر تھے۔ آپ کے ایک بیٹے سیرالیون میں مبلغ سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کی وفات ۷ فروری ۲۰۱۳ کو ہوئی۔ ❁❁

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کمپوزنگ وڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان